لذت ملاقات

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے بہجت قدس سرہ

مترجم
محمد عارف املوی

https://downloadshiabooks.com/

لذتِ ملاقات

رشحاتِ افکار:

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے بہجت قدس سرّہ

ترجمہ:

محمد عارف املوی

https://downloadshiabooks.com/

نام کتاب : لذت ملاقات

تالیف : حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے بہجت قدس سرہ

ترجمہ : محمد عارف املوی

سن اشاعت : ۲۰۱۲ء

تعداد : ۱۰۰۰

کمپوزنگ : آئیڈیل کمپیوٹرس پوائنٹ، چوک، لکھنؤ (09935025599)

ناشر : **المؤمّل** کلچرل فاؤنڈیشن، سرفراز گنج، لکھنؤ (0522-2405646)

مطبع : **امیجن گرافکس**، ۴ والمیکی مارگ، لکھنؤ

قیمت : 50/-

ملنے کا پتہ :

المؤمّل کلچرل فاؤنڈیشن۔ سرفراز گنج۔ لکھنؤ۔ فون : 0522-2405646

ادارۂ اصلاح، مسجد دیوان ناصر علی، مرتضیٰ حسین روڈ لکھنؤ۔ فون : 0522-2261954

صحیفہ بک سینٹر، خواجہ ٹاور، مقابل امامباڑہ ناظم صاحب، لکھنؤ۔ فون : 9415152648

عباس بک ایجنسی، درگاہ حضرت عباس روڈ، لکھنؤ۔ فون : 9415102990

فہرست مطالب

عناوین		صفحہ
عرض ناشر		۴
مقدمہ		۵
پہلی فصل	توحید اور معرفت کے کچھ جلوے	۷
دوسری فصل	اہل بیت علیہم السلام کے آستانے پر	۱۰
تیسری فصل	عشقِ امام زمانہؑ کی راہ میں	۱۴
چوتھی فصل	نماز اور مناجات کے کچھ اسرار	۲۲
پانچویں فصل	اخلاق اور سیر و سلوک کے حوالے سے	۳۰
چھٹی فصل	کچھ اشارے عظمتِ قرآن کے تعلق سے	۷۳
ساتویں فصل	عبادی دستورات	۷۷

https://downloadshiabooks.com/

عرض ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلوٰةُ والسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ الطَّاهِرِیْن.

فقیہ کامل، عارف واصل حضرت آیۃ اللہ آقای محمد تقی بہجت قدس سرہ کے بعض عرفانی و اخلاقی کلمات کی تشریح اور آپ کے مختصر زندگی نامہ اور تربیتی ہدایات پر مشتمل کتاب ''پردہ نشین'' اس سے پہلے **المؤمّل** کلچرل فاؤنڈیشن کی طرف ارباب ایمان کی خدمت میں پیش کی جاچکی ہے، الحمد للہ اس کتاب کی کامیاب اشاعت کے بعد اسی سلسلہ کی دوسری کڑی یعنی آقای بہجت قدس سرُّہ کے ہی بعض دیگر بلند عرفانی افکار وارشادات کا ایک دوسرا مجموعہ بنام ''جرعۂ وصال'' کا ترجمہ ''لذت ملاقات '' شائقین گرامی کی خدمت میں تقدیم کیا جارہا ہے، اس مجموعے کے ترجمے کا فریضہ بھی حسبِ سابق برادر عزیز محمد عارف املوی نے انجام دیا ہے۔

واضح ہے کہ خلاءِ معنویت کے اس دور میں جہاں اہل دنیا کی اکثریت پس مادّیت کی خاطر تگ ودو اور دنیاداری کی جولانگاہ میں ایک دوسرے سے گوئے سبقت لے جانے کی جہد مسلسل میں شب وروز مصروف عمل ہے۔امید ہے کہ عرفان ومعنویت اور اخلاق وتربیتِ نفوس کا یہ مختصر مجموعہ طالبان معنویت وروحانیت اور مشتاقان حقیقت ومعرفت کے لئے مشعلِ راہ اور چراغِ ہدایت ثابت ہوگا۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ بحق محمد وآل محمد علیہم السلام ہمیں معنویت وتزکیہ کی راہ میں قدم بڑھانے کی توفیق کرامت فرمائے تاکہ ہم منجی بشریت اور دنیائے ظلم وجور کے مصلح حقیقی حضرت امام مہدی (ارواحُ مَنْ سِواهُ فِداهُ) کے صالح منتظرین وناصرین میں قرار پائیں۔

والسلام

المؤمّل کلچرل فاؤنڈیشن، سرفراز گنج لکھنؤ۔ ۶ رشعبان المعظم ۱۴۳۳ھ

مقدمہ

اس کتاب میں ذکر شدہ نکات، ایک ایسے انسان کے اسّی سالہ مطالعات کا ماحصل اور تجربات کا نچوڑ ہے جس نے اللہ کی جانب علمی وعملی سیر وسلوک کی راہ میں اپنی ساری عمر گزار دی۔ ایسی کم نظیر شخصیت جو فقہ شیعہ میں عظیم الشان مرجع، معنوی سیر وسلوک میں عارفِ کامل اور قرآن وسنت کے ماہر عالم کی حیثیت سے پہچانا جاتا تھا۔

فقیہِ نبیہ وعارفِ کامل: آیت اللہ العظمیٰ آقائے شیخ محمد تقی بہجت (رحمۃ اللہ علیہ) جن کے فضائل زبان زدِ خاص وعام تھے۔

ان کی نمایاں خصوصیت جس میں پہلے سے ہی انہیں شہرت حاصل تھی کم بولنا اور نپا تُلا بولنا ہے۔

ان بزرگوار کے مختصر عرفانی کلمات (جو کہ تمام کے تمام آیات وروایات سے یا سیر وسلوک کے تجربات سے ماخوذ ہیں) ان نہروں کی مانند ہیں جو حکمت کے سرچشمے سے جاری ہیں اور انصافاً نفوس کی تہذیب وتربیت کی راہ میں روشن چراغ ہیں۔ حسینیۂ الزہراء (سلام اللہ علیہا) کے ثقافتی شعبے نے جو کہ نسل جوان کی عملی ہدایت کو اپنا اصلی اندیشہ مانتا ہے اپنے تیسرے تحریری اثر کو انہیں مختصر کلمات کے انتخاب سے مخصوص قرار دیا ہے۔

واضح ہے کہ ایسے بزرگ شیعہ علماء و دانشوران کے کلمات کی ترویج و

https://downloadshiabooks.com/

اشاعت جو قرآن و سنت کی تعلیمات میں غرق رہتے ہیں یہ اہلبیت علیہم السلام کے مکتب اور ان کے ارشادات کی تضعیف نہیں بلکہ ایک دوسرے قالب میں اسی کی ترویج واشاعت ہے، اور حضرت آیت اللہ بہجتؒ کے کلمات کے انتخاب کا راز یہی ہے کہ اس شیعہ مرجع کا عرفان، شیعیت کے صحیح اصول کی بنیاد پر اور اہلبیت علیہم السلام کے فقہ و معارف کی جانب پوری توجہ اور التفات واعتناء پر قائم ہے۔ اور یہی وہ عرفان ہے جو قابل تائید بھی ہے اور لائق تقلید بھی۔

یہی وجہ ہے کہ حقیقت کے دلدادہ لاکھوں جوان اس طرح کی کتابوں اور آثار کو ہاتھوں ہاتھ لے جاتے اور سر آنکھوں پر رکھتے ہیں۔

شعبۂ ثقافت

حسینیۂ الزہراء (سلام اللہ علیہا)

پہلی فصل

توحید و معرفت کے کچھ جلوے

۱۔ ذکر الٰہی کی کوئی حد نہیں ہے وہ قلبی ولسانی ذکر بلکہ بدنی ذکر کو بھی شامل ہے۔ کیونکہ ساری طاعتیں اور مرضی خدا کے موافق تمام باتیں ذکر الٰہی ہوتی ہیں۔

۲۔ خدا کی طرف سے تائید وتوفیق کا ہونا ضروری ہے تاکہ بندہ اپنے ارادہ واختیار کو عمل میں لاکر اختیاری کام انجام دے سکے۔

۳۔ خدا نے قرآن اور غیر قرآن میں بہشت اور بہشت والوں کی اس درجہ بلند توصیف کی ہے کہ اگر کوئی اس کے سننے کے شوق میں دم توڑ دے تو بعید نہیں ہے! جہنم سے متعلق آیتوں کا بھی یہی حال ہے... کہ اگر انسان اپنی معصیتوں کو نظر میں رکھتے ہوئے مرجائے تو بھی حیرت کی بات نہیں۔

۴۔ کیا یہ اچھا ہے کہ ہم اُس ذات کی طرف رجوع کریں اور اس سے دوستی کا رابطہ برقرار کریں جس کے ہاتھ میں موت اور زندگی، بیماری اور صحت، غنی اور محتاج بنانا ہے یا ایسے کی طرف رجوع کریں جو خود محتاج، ناتواں اور عاجز ہے؟!

۵۔ اللہ کی معرفت، سب سے عظیم عبادت ہے، اور سارے احکام و تکالیف معرفت خدا ہی کا مقدمہ ہیں۔

۶۔ آیہ: "وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا" (سورۂ بقرہ آیہ ۳۱) یعنی "اُس نے آدم کو سارے اسماء کی تعلیم دی"، میں، اسماء کی تعلیم سے مراد ایسے حقائق کی تعلیم ہے

https://downloadshiabooks.com/

جوحیوانات بلکہ فرشتوں کے مقابل انسان کی برتری اور امتیاز کا موجب قرار پاتی ہے۔

۷۔ اس حدیث قدسی میں کہ: "خَلَقْتُ الْاَشْیَاءَ لِاَجْلِکَ وَخَلَقْتُکَ لِاَجْلِیْ" (یعنی ساری چیزوں کو میں نے تیرے لئے اور تجھے خود اپنے لئے پیدا کیا ہے) خلق ومخلوق کا نتیجہ وثمرہ، علم ومعرفت ہے۔

۸۔ ہم پہچان لئے گئے ہیں، ہمارے اعمال محفوظ ہیں اور ان کی تصویر برداری کر لی گئی ہے... کیا ہاتھ، پاؤں اور دوسرے اعضاء وجوارح کی گواہی کوئی شوخی مذاق ہے؟!

۹۔ سبحان اللہ! نیند کے ذریعہ خدا ہمیں اپنی قہّاریت کی نشانیاں دکھاتا ہے، ہمارا وجود اور ہمارے اختیارات، نیند کے عالم میں سب باطل ہو جاتے ہیں، نیند ہمارے لا اختیار ہونے یا کہئے کہ ہمارے لاشئے ہونے کی تکوینی نشانی ہے۔

۱۰۔ اگر قلمِ تکوین اور خدا کا تکوینی ارادہ نہ ہو تو کوئی طاقت چاہے وہ بُخت نصّر (تاریخ کا ایک ظالم وجابر بادشاہ) ہی کیوں نہ ہو، کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی ہے۔

۱۱۔ وہ عالم یعنی عالمِ برزخ وملکوت، بڑا وسیع عالم ہے، وہاں سب کچھ حاضر ہی حاضر ہے، وہ اِس چہار دیواری والے عالم جیسا نہیں ہے، وہاں ماضی، حال اور مستقبل سب ایک ہوتا ہے۔

۱۲۔ ملائکہ ہماری آواز کو ریکارڈ کرتے ہیں، ہماری باتوں کی بھی تصویر برداری کرتے ہیں اور ہماری باتوں کی نیّت اور اصل کی بھی، چاہے وہ الٰہی جذبہ کے تحت صادر ہوئی ہوں یا نفسانی وشیطانی جذبہ کے تحت۔

۱۳۔ اس دنیا اور عالمِ آخرت کی نسبت، اس عالم کے ساتھ شکمِ مادر اور عالمِ رَحم کی نسبت جیسی ہے، "وَالْمَوْتُ وِلَادَةُ الرُّوْحِ" (موت، روح کی ولادت ہوتی ہے)۔

۱۴۔ جنت کے مراتب، انسانوں کے مختلف قد وقامت کے لباسوں کی مانند ہیں کہ کوتاہ قد انسان کی طرف سے بلند قامت انسان کے لباس کے تئیں کسی قسم کا حسد نہیں پیدا ہوتا ہے۔

۱۵۔ ائمۂ اطہار علیہم السلام جہنم کا خوف بھی رکھتے تھے اور جنت کا شوق بھی، لیکن وہ اس خوف وشوق کی خاطر عبادت نہیں کرتے تھے۔

۱۶۔ اگر معرفتِ امام کا سلسلہ بڑھتا جائے تو معرفتِ خدا کا سلسلہ بھی بڑھتا چلا جائے گا، اس لئے کہ امام (علیہ السلام) سے بڑھ کر کون سی آیت ہو سکتی ہے؟! امام ایسا آئینہ ہوتا ہے جو تمام عالم کی حقیقت کو نمایاں کرتا ہے۔

۱۷۔ ائمہ علیہم السلام ہمارے حال سے غافل نہیں رہتے ہیں اگرچہ ہم ان کی طرف سے غافل ہو جائیں۔

https://downloadshiabooks.com/

دوسری فصل

اہلبیت علیہم السلام کے آستانے پر

۱۸۔ جو بلاء و مصیبت بھی ہم پہ آتی ہے وہ اہلبیت علیہم السلام اوران سے روایت شدہ احادیث سے دوری کے نتیجے میں آتی ہے۔

۱۹۔ نجات اُس شخص کے لئے ہے جو اہل بیت علیہم السلام کو ہر جگہ حاضر و ناظر جانے۔

۲۰۔ معصومین علیہم السلام کے نقش قدم پر چلئے نہ کہ دوسروں کے نقش قدم پر، علماء کی ہمراہی اختیار کیجئے، اور ہمیشہ روشنی کے ساتھ رہئے، اور مفید، حیات بخش اور سبق آموز مطالب سے سروکار رکھئے۔

۲۱۔ امام رضا علیہ السلام کا حرم (روضہ) عظیم اور گرانقدر نعمت ہے جو ایرانیوں کے پاس ہے، اس کی عظمت کو خدا ہی جانتا ہے!

۲۲۔ زیارت کی توفیق کا پیسے والا ہونے سے کوئی ربط نہیں ہے۔

۲۳۔ ایران والوں کو چاہئے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم (روضے) کی نعمت کو غنیمت شمار کریں کہ جس کی زیارت انہیں آسانی سے نصیب ہو جاتی ہے۔

۲۴۔ خدا کرے کہ اہلبیت علیہم السلام کی جانب توجہ اوران سے ارادت و محبت ہمارے دلوں میں باقی رہے اوران کی محبت کے ساتھ ہی ہم دنیا سے جائیں۔

۲۵۔ ہم شیعہ کیوں ہر روز، امیر المومنین، ائمہ ہدیٰ اور رسول اللہ علیہم السلام کی مجالس میں نہیں جاتے اور اُن حکمتوں اور آداب و معارف پہ کان نہیں دھرتے ہیں جو کہ ان کی بے شمار احادیث میں موجود ہیں۔

۲۶۔ اگر انسان، عتبات عالیات میں سے کسی ایک کا طواف کرے تو ایسا ہے کہ گویا اس نے تمام عتبات کی ان کے مقامات پر زیارت کی ہو اور یہ اس کے لئے سودمند ہے۔

۲۷۔ توسُّلات، نہایت نفع بخش ہیں، یہ جو امام زادے حضرات ہیں ان کی زیارت کو خوب جایا کریں! یہ حضرات ان میووں کی طرح ہیں جن میں سے ہر میوہ ایک خاص وٹامن رکھتا ہے، ان میں سے ہر بزرگوار کے اپنے اپنے خصوصیات واثرات ہوتے ہیں۔

۲۸۔ محبتِ اہلبیت علیہم السلام سے دستبردار نہیں ہونا چاہئے، ہر چیز اسی محبت میں ہے، اگر ہمارے پاس کچھ ہے تو وہ اسی محبت سے ہے۔

۲۹۔ عیدِ غدیر کی شب اور اس جیسی دیگر شبوں میں، ان شبوں اور دنوں کا اور ان سے وابستہ شخصیتوں کی فضیلت کا اور ان کے دشمنوں کی رذیلت کا اور ولایت

https://downloadshiabooks.com/

کے سلسلہ میں وارد احادیث کا دلیل و برہان کے ساتھ ذکر ہونا چاہئے تا کہ سامعین کے مذہبی عقائد مستحکم ہوں، نہ یہ کہ اس طرح کی بزموں کو ہنسی، تفریح اور لہو ولعب میں گزار دیا جائے۔

۳۰۔ شیعوں کے امتیازات میں امام زادوں کے مقبروں اور مزاروں کا وجود ہے لہذا ہمیں ان کی زیارت سے غافل نہیں ہونا چاہئے اور نہ ہی اختیاری صورت میں خود کو ان کے فیض سے محروم رکھنا چاہئے۔

۳۱۔ خدا ہی جانتا ہے کہ اہلبیتِ رسالت علیہم السلام کی رحمت کس قدر وسیع ہے، ان حضرات کی رحمت تو اللہ کی وسیع رحمت کے تابع ہے۔

۳۲۔ زیارت کے اہم ترین آداب میں یہ ہے کہ ہمیں علم و یقین ہو کہ معصومین علیہم السلام کی حیات اور موت میں کوئی فرق وجود نہیں رکھتا ہے۔

۳۳۔ اگر کوئی شخص اپنے وجود کے اندر معصومین علیہم السلام کے دیدار کی تشنگی کو کم کرنا چاہتا ہے تو (جان لے کہ) ان کے مشاہد مشرّفہ (روضہ ہائے مبارکہ) کی زیارت، ان کی ملاقات نیز حضرت امام غائبؑ کے دیدار کے برابر ہے، وہ حضرات ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں۔

۳۴۔ دیکھا اور سنا گیا ہے کہ بعض اشخاص نے مشاہدِ مشرّفہ میں صاحب ضریح، امام کو سلام کیا ہے اور جوابِ سلام کو (اپنے کانوں سے) سنا ہے۔

۳۵۔ اہلبیت علیہم السلام بالخصوص سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کے مصائب پر رونا شاید اُن مستحبّات میں ہو جس سے افضل کوئی مستحب نہیں، اللہ کے خوف سے رونا بھی بڑی منزلت رکھتا ہے لیکن شاید وہ بھی اس سے (امام حسینؑ کے مصائب پر

رونے سے) افضل نہ ہو۔

۳۶۔ سچی محبت یہ ہے کہ اس میں دشمن کی محبت (شامل) نہ ہو، جو شخص بھی چہاردہ معصومین علیہم السلام سے محبت رکھتا ہے اس کا مسئلہ حل ہے، بس شرط یہ ہے کہ اس کی محبت سچی اور واقعی ہو۔

۳۷۔ ہم جس قدر اہلبیت علیہم السلام کے ارشادات سے دور ہوں گے اتنا ہی خود اہلبیتؑ سے بھی دور ہوتے چلے جائیں گے۔

۳۸۔ تمہارے ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے ہاتھ میں عترتؑ کا ہونا ضروری ہے۔ عترتؑ کے معارف، نہج البلاغہ جیسی کتاب میں، عترتؑ کے افعال، صحیفۂ سجادیہ جیسی کتاب میں اور عترتؑ کے اعمالِ تکلیفیہ رسالہ ہائے عملیہ (توضیح المسائل) جیسی کتابوں میں ہیں۔

۳۹۔ کیا امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا ثواب ہم جانتے ہیں کہ کس درجہ زیادہ ہے؟! کیا ہم جانتے ہیں کہ امام حسینؑ کی زیارت کے بارے میں جو احادیث وارد ہوئی ہیں وہ کس منزل کو پہنچی ہوئی ہیں؟!

کیا ہم کہنے کی توانائی رکھتے ہیں کہ: ”کَانَ کَمَنْ زَارَ اللّٰهَ فِی عَرْشِهِ“ (شب جمعہ امام حسینؑ کی زیارت ایسی ہے کہ گویا زائر نے عرش پہ خدا کی زیارت کی ہے) اس کا کیا مطلب ہے؟ کیا ان احادیث سے ہمیں کچھ سمجھ میں آتا ہے؟! یا پھر امام حسینؑ پر رونے کا ثواب کس قدر زیادہ ہے؟ کیا ہم اس کی کوئی ایسی حد بتا سکتے ہیں کہ اس کے اوپر کوئی حد نہ ہو؟

https://downloadshiabooks.com/

تیسری فصل

"عشقِ امام زمانہؑ کی راہ میں"

۴۰۔ امام زمانہؑ اللہ کی دیکھنے والی آنکھ، اس کا سننے والا کان، اس کی بو
والی زبان اور اس کا کھلا ہوا ہاتھ ہیں۔

۴۱۔ امامؑ کے دیدار کے لئے روبرو ہونا شرط نہیں ہے بلکہ وہ جہاں بھ
تشریف رکھتے ہوں، ساتوں زمین، ساتوں آسمان اور جو کچھ آسمانوں اور زمینوں می
ہے سب کو زیرِ نظر رکھتے ہیں۔

۴۲۔ ہم خود ہی امام زمانہؑ کی غیبت کا سبب ہیں۔

۴۳۔ جو افراد، امامؑ کے ظہور سے پہلے دین وایمان پر باقی اور ثابت قد
ہوتے ہیں، ان پر اللہ کے خاص عنایات والطاف ہوتے ہیں۔

۴۴۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ انسان اس بات کے درپے ہو کہ حضرت اما
زمانہؑ کی ملاقات سے شرفیاب ہو، نہیں بلکہ دو رکعت نماز پڑھ کر ائمہ علیہم السلام
توسُّل کرنا ہی شاید شرفِ ملاقات سے بہتر ہو۔

۴۵۔ ہم زندگی کے دریا میں ڈوبنے کی زد پہ رہتے ہیں، ولیٔ خدا ک
دستگیری ضروری ہے تا کہ ہم صحیح سلامت، منزل تک پہنچ سکیں، ہمیں چاہئے کہ امام زما

سے استغاثہ وفریاد کریں تا کہ وہ راہ کو صاف اور واضح فرما دیں اور خود لے جا کر ہمیں
منزل تک اپنے ساتھ پہنچا دیں۔

۴۶۔ امامؑ کے ظہور میں تعجیل کی دعا، ہمارے سارے دکھ درد کی دوا ہے۔

۴۷۔ غیبت کے زمانے میں بھی چاہنے والوں اور شیعوں کے تئیں امام
زمانہؑ کے الطاف وعنایات کا بے شمار مشاہدہ کیا گیا ہے۔ امام سے ملاقات وحضور کا
دروازہ کلّی طور پر بند نہیں ہے بلکہ خود جسمانی دیدار کا بھی انکار نہیں کیا جا سکتا ہے۔

۴۸۔ ایسے پیشوا کا عقیدہ رکھتے ہوئے جو اللہ کی چشمِ بینا ہے، کیا ہم چشمِ
الٰہی سے فرار کر سکتے ہیں یا خود کو پنہاں کرتے ہوئے جو چاہیں کر سکتے ہیں، ہم بھلا کیا
جواب دیں گے؟!

۴۹۔ حضرت حجتؑ اگرچہ غائب ہیں اور ہم آنحضرتؑ کے فیضِ حضور سے
محروم ہیں لیکن آنحضرت کی راہ وروش کے موافق یا مخالف، اعمال کو جانتے ہیں، تو کیا
آنحضرت کو ہم اپنے اعمال وکردار سے خوش کرتے ہیں اور ان کی خدمت میں (ہلکا ہی
سہی) سلام بھیجتے ہیں؟! یا اپنے ناپسندیدہ اعمال وکردار سے آنحضرتؑ کو ناراض اور
ناخوش کرتے ہیں؟!

۵۰۔ آنحضرتؑ کے ظہور کے لئے دو طرح کی علامتیں بیان کی گئی ہیں
(۱) حتمی علامات (۲) غیر حتمی علامات۔ لیکن اگر ہمیں خبر مل جائے کہ وہ حضرتؑ کل ظہور
فرمائیں گے تو اس میں کوئی حیرت کی بات نہیں ہے! اس بات کا لازمہ یہ ہے کہ بعض
علامتوں میں "بداء" واقع ہو سکتا ہے۔ اور بعض دیگر حتمی علامتیں آنحضرتؑ کے ظہور

https://downloadshiabooks.com/

سے متصل ہوکر رونما ہوسکتی ہیں۔

۵۱۔ امام زمانہؑ کے ظہور کا انتظار، آنحضرتؑ کے چاہنے والوں کی ایذارسانی کے ساتھ میل نہیں کھاتا ہے۔

۵۲۔ جو افراد امام زمانہؑ کا نام لیتے، انھیں پکارتے اور ان سے استغاثہ و فریاد کرتے ہیں آنحضرتؑ ان پہ کس قدر مہربان ہوتے ہیں؟! وہ ماں باپ سے بھی زیادہ ان پہ مہربان ہوتے ہیں۔

۵۳۔ خاص طور سے دعائے شریف "عَظُمَ الْبَلاءُ وَبَرِحَ الْخَفَاءُ" کو پڑھئے اور خدا سے دعا کیجئے کہ وہ صاحبُ الامر کو بھیج دے۔

۵۴۔ خدا، امام غائب (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کے ظہور سے سارے شیعوں کا منہ میٹھا کرے! اور مٹھائیاں ضرورت سے ہٹ کر ذائقہ رکھتی ہیں لیکن آنحضرتؑ کے ظہور کی شیرینی، شدید ترین ضرورت کا نام ہے۔

۵۵۔ کیا ہمیں اس فکر میں نہیں رہنا چاہئے کہ گریہ وزاری کے ساتھ مسلمانوں کی نجات اور آسودگی و خوشحالی کی خاطر، مصلحِ حقیقی حضرت حجتؑ کے ظہور کی دعا کرتے رہیں؟!

۵۶۔ حضرت امام مہدیؑ کے ظہور میں تعجیل کی دعا سے زیادہ اہم، آنحضرتؑ کے ظہور تک ایمان کی بقاء، عقیدہ میں ثابت قدمی اور آنحضرتؑ کا انکار نہ کرنے کی دعا کرنا ہے۔

۵۷۔ افسوس کہ سب کے سب اپنی شخصی حاجت پوری ہونے کے لئے

مسجد جمکران (واقع در قم) میں جاتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ خود وہ حضرت لوگوں سے کس دعا کی التماس کرتے ہیں، کہ سب ان کے ظہور میں تعجیل کی دعا کریں۔

۵۸۔ ہر شخص کو اپنی فکر کرنا چاہئے اور حضرت حجتؑ سے اپنا ارتباط اور اپنی ذاتی مشکل حل کرنے کا راستہ ڈھونڈھنا چاہئے خواہ آنحضرتؑ کا ظہور قریب ہو یا بعید!

۵۹۔ امام زمانہؑ جہاں موجود ہوں وہیں خضراء ہوتا ہے، مومن کا دل، جزیرۂ خضراء ہوتا ہے، قلبِ مومن جہاں بھی ہو آنحضرتؑ وہاں پہ قدم رکھتے ہیں۔

۶۰۔ دل، ایمان اور نورِ معرفت سے خشک و خالی ہو چکے ہیں، ایسا دل ڈھونڈھئے جو ایمان اور ذکر خدا سے آباد ہو تا کہ ہم تمہیں بقلم خود لکھ کے دے دیں کہ امام زمانہؑ اُسی قلب والے کے یہاں موجود ہیں!

۶۱۔ وہ ایسے افراد کے طلبگار ہیں جو صرف آنحضرتؑ کا دم بھرتے ہیں۔ وہی لوگ ظہور کے منتظر ہیں جو خدا کے لئے اور خدا کی راہ میں آنحضرتؑ کا انتظار کرتے ہیں، نہ کہ اپنی شخصی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے۔

۶۲۔ اگر ہم دین کی قطعی اور یقینی باتوں پہ عمل کریں تو سونے کے وقت اور محاسبہ کرتے وقت، ہمیں سمجھ میں آجائے گا کہ ہم نے جو کام انجام دیئے ہیں ان میں سے کس کام سے قطعی طور پر امام زمانہؑ ہم سے راضی، اور ہمارے کن کاموں سے قطعاً ناراض ہیں۔

۶۳۔ بطور یقین کہا جاسکتا ہے کہ امام زمانہؑ کے ظہور میں تعجیل کی دعا موثر ہوتی ہے لیکن صرف زبان کی جُنبش اور لقلقہ نہیں ہونا چاہئے۔

https://downloadshiabooks.com/

۶۴- ہاں، وہ تشنہ لبوں کو جُرعہ وصال اور عاشقانِ جمال کو آبِ حیات و معرفت دیتے ہیں کیا ہم معرفت کے تشنہ اور دیدار کے طالب ہیں اس کے باوجود وہ حضرتؑ ہمیں آبِ حیات عطا نہیں کر رہے ہیں، جبکہ آنحضرتؑ کا کام ہی سارے لوگوں کی فریادرسی کرنا اور دنیا کے بے نواؤں کی مدد کرنا ہے؟!

۶۵- ائمہ علیہم السلام نے فرمایا ہے: تم اپنی اصلاح کرلو ہم خود ہی تمہارے پاس آجائیں گے، تمہیں ہمیں تلاش کرتے پھرنے کی ضرورت نہیں ہے!

۶۶- جب تک ولی عصر امام زمانہؑ کے ساتھ ہمارا رابطہ مضبوط نہ ہو ہمارے امور کی اصلاح نہیں ہوسکتی اور امام عصرؑ کے ساتھ ہمارے رابطہ کا مضبوط ہونا، نفس کی اصلاح میں پوشیدہ ہے۔

۶۷- حدیث میں آیا ہے کہ آخری زمانے میں سب ہلاک ہوجائیں گے سوائے اُس شخص کے جو امامؑ کے ظہور کی دعا کرتا رہے، گویا یہی دعائے ظہور ایک امید ہے اور صاحب دعا (یعنی جس کے لئے دعا کر رہا ہے) کے ساتھ ایک روحی و معنوی ارتباط نیز غموں کے برطرف ہونے کا ایک مرحلہ ہے۔

۶۸- ہم کس قدر کہیں کہ ہر شیعہ کے دل میں حضرت صاحب العصر (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کی ایک مسجد ہوتی ہے۔

۶۹- ہم میں سے ہر شخص اپنی اپنی شخصی ضرورتوں کی فکر میں لگا ہوا ہے، ہمیں حضرت امام زمانہؑ کی کوئی فکر نہیں ہے جن کی وجہ سے سب کو فائدہ پہنچتا ہے اور جن کی سب سے زیادہ ہمیں ضرورت ہے۔

۷۰- ہمارے گناہ اور برے اعمال کی وجہ سے ہی حضرت حجتؑ سیکڑوں سال سے بیابانوں میں دربدر اور خوفزدہ ہیں!

۷۱- جو شخص بھی کسی حاجت کے لئے کسی مقدس جگہ مثلاً مسجد جمکران (جو قم کے اطراف میں واقع ہے) جاتا ہے اسے چاہئے کہ آنحضرتؑ کے نزدیک سب سے عظیم حاجت کی یعنی خود آنحضرتؑ کے ظہور کی خدا سے دعا کرے۔

۷۲- خدا جانے امام زمانہؑ کے دفتر میں ہم کن افراد کی فہرست میں قرار پائے ہیں! وہ حضرتؑ جن کی خدمت میں بندوں کے اعمال ہفتے میں دو دن (پیر اور جمعرات کو) پیش کئے جاتے ہیں، بس اتنا جانتے ہیں کہ ہمیں جیسا ہونا چاہئے ہم ویسے نہیں ہیں!

۷۳- باوجود اس کے کہ آنحضرتؑ کے ساتھ ارتباط و اتصال پیدا کرنا اور شخصی پریشانیوں کا برطرف کرنا ہمارے اختیار کی چیز ہے (برخلاف ظہور کے اور برخلاف سارے انسانوں کی پریشانیوں کے برطرف ہونے کے) پھر بھی ہم اس بات کو کیوں اہمیت نہیں دیتے کہ آنحضرتؑ کے ساتھ کس طرح ارتباط برقرار کیا جائے؟!

۷۴- سورج کا کام نور افشانی ہے چاہے وہ بادلوں کے پردے میں ہو۔ حضرت امام زمانہؑ بھی اسی طرح نور افشانی کرتے رہتے ہیں چاہے وہ غیبت کے پردے میں ہوں!... ہماری آنکھیں نہیں دیکھ پاتی ہیں لیکن کچھ افراد تھے اور ہیں بھی جو دیکھتے ہیں یا اگر نہیں دیکھتے ہیں تو آنحضرتؑ سے ارتباط رکھتے ہیں۔

۷۵- کیا ایسا ہوسکتا ہے کہ ہمارے سرور و سردار حضرت ولی عصرؑ رنجیدہ ہوں

https://downloadshiabooks.com/

اور ہم خوش وخرم؟! وہ اپنے چاہنے والوں کی مصیبت کے باعث، گریہ کناں ہوں اور ہم مسرور وشادماں؟! اس کے باوجود ہم خود کو آنحضرتؑ کا پیروکار جانیں؟!

۷۶۔ اے کاش ہم بیٹھتے اور اس بارے میں باہم گفتگو کرتے کہ امام غائبؑ کب ظہور فرمائیں گے تاکہ کم ازکم ہمارا شمار ظہور کا انتظار کرنے والوں میں ہو!

۷۷۔ اگر صاحبان ایمان، اپنی حقیقی پناہ گاہ کو پہچان کر اس کی پناہ حاصل کریں تو کیا اس بات کا امکان ہے کہ اُس پناہ گاہ کی جانب سے عنایت نصیب نہ ہو۔

۷۸۔ اس کے باوجود کہ ہم پہ نہ وحی ہوتی ہے نہ الہام، ہم اُس واسطۂ فیض کی جانب توجّہ نہیں کرتے ہیں جب کہ تمام تر پریشانیوں میں خواہ وہ معنوی ہوں یا ظاہری، دنیوی ہوں یا اخروی، اُس واسطۂ فیض (حضرت حجت علیہ السلام) کی طرف رجوع اور توجہ کی جاسکتی ہے۔

۷۹۔ حضرت غائبؑ نہایت اعلیٰ علوم کے مالک ہیں اور ہر شخص سے زیادہ، اسم اعظم خود آنحضرتؑ کے پاس ہے اس کے باوجود خواب یا بیداری میں جو بھی شرفِ ملاقات پاتا ہے اس سے فرماتے ہیں: میرے لئے دعا کرو!

۸۰۔ پریشانیوں سے نجات پانے کا راستہ، خلوتوں میں امام زمانہؑ کے ظہور کے لئے دعا کرنے میں منحصر ہے، لیکن ہمیشہ والی اور زبان کو بس ہلا دینے والی دعا نہیں ہونا چاہئے بلکہ دعا خلوص، صدقِ نیت اور توبہ کے ساتھ ہونا چاہئے۔

۸۱۔ **سوال:** میں ناچیز، امام عصر حضرت حجتؑ کی زیارت کا مشتاق ہوں، جناب عالی سے گذارش کرتا ہوں کہ اس سعادت سے سرفراز ہونے کے لئے میرے

واسطے دعا فرمائیں۔

جواب: آنحضرتؑ کے ظہور میں تعجیل کی دعا کے ساتھ آپؑ کی خدمت مقدس میں زیادہ سے زیادہ صلوات ھدیہ کیجئے، اور مسجد جمکران زیادہ جایا کیجئے اور وہاں کی نمازیں بجالایئے۔

۸۲۔ ہم طلّاب کو اس فکر میں رہنا چاہئے کہ اپنے مولا و آقا امام زمانہؑ سے ہم کس طرح حمایت اور تائید حاصل کر سکتے ہیں؟! یعنی ہم کیسے درس پڑھیں، کیسا رویّہ اپنائیں کہ ہمارے مولا ہماری حمایت اور تائید فرماتے رہیں؟!

https://downloadshiabooks.com/

چوتھی فصل

نماز اور مناجات کے کچھ اسرار

۸۳۔ نماز خدا کی بارگاہ میں ملاقات اور حاضری کا سب سے اعلیٰ وقت ہے، نماز کو خضوع وخشوع کے لئے قرار دیا گیا ہے جس میں خضوع وخشوع کے تمام مراتب ومدارج موجود ہیں۔

۸۴۔ نماز ایک ایسا جام ہے جو لذیذ ترین لذتوں سے بھی زیادہ لذیذ ہے، اور عالمِ وجود میں اس سے زیادہ خوشگوار شراب کا وجود ہی نہیں ہے۔

۸۵۔ نماز، عبودیت کا ایسا سب سے عظیم مظہر ہے جس میں حضرت حق کی جانب توجہ مرکوز ہوتی ہے۔

۸۶۔ ساری لذتوں کا تعلق، روح سے ہوتا ہے اور جو لذتیں خوشبو میں یا عورتوں کے ذریعہ حلال صورت میں تکویناً مطلوب ہوتی ہیں اس سے کہیں زیادہ اور اعلیٰ پیمانے پر وہ لذتیں نماز میں موجود ہوتی ہیں۔

۸۷۔ تقرّبِ الٰہی کے مراتب ہوتے ہیں اور ان میں سب سے اعلیٰ مرتبہ لقاءِ الٰہی کا مرتبہ ہے اور تقرب کے مراتب میں سے ہر مرتبہ کے لئے ایک ذریعۂ تقرب ہوتا ہے اور سب سے بلند ذریعۂ تقرب، نماز ہے۔

۸۸۔ نماز، مومن کی معراج ہے اور معراج میں تقرّب اور لقاء کا حاصل

ہونا لازمی ہے۔ مومن کا لقائے الٰہی کے بعد کسی حبشی اور بدشکل عورت (یعنی غیر خدا) کے پاس جانا تو دور کی بات ہے وہ تو اس کا تصور بھی نہیں کرسکتا ہے۔

۸۹۔ ہم کوئی عظمت نہیں رکھتے، بس اتنی سی عظمت رکھتے ہیں کہ کھڑے ہوتے ہیں، پھر اسی کو رکوع یعنی نصف کرلیتے ہیں پھر سجدہ میں جا کر خاک کی طرف واپس پلٹ جاتے ہیں۔

۹۰۔ شاید بار بار نماز پڑھنے کی حکمت (اہمیت اور تاکید کے علاوہ) سیر صعودی ہو، اس معنی میں کہ ہر بعد والی نماز پہلی والی سے بہتر ہو اور پہلی والی نماز بعد والی کے لئے راستہ ہموار کرے۔

۔ نماز میں کھڑے کا قیام، بندگی اور سکون کا اظہار ہوتا ہے اور اس بات کا اعلان کہ بندہ خود سے کوئی جنبش نہیں کرسکتا ہے، اور سجدہ تو خضوع کی انتہا کا نام ہے۔

۹۲۔ سوال: اختصار سے بتایئے کہ حضور قلب کیسے حاصل ہوتا ہے؟

جواب: بسمہ تعالیٰ: اگر مراد، حضور قلب ہے تو وہ نوافل اور مستحب عبادتوں سے حاصل ہوتا ہے اور ان میں سے ایک مستحب یہ ہے کہ فرادیٰ نماز کو جماعت میں تبدیل کیا جائے، اور حضور قلب اس طرح سے حاصل ہوسکتا ہے کہ غفلتِ قلب کے اوقات میں خود پہ زیادہ دباؤ نہ ڈالے اور توجہ کے اوقات میں خود سے اُسے ہاتھ سے نہ جانے دے۔

۹۳۔ سوال: نماز میں حضور قلب اور ذہنی یکسوئی کے لئے کوئی طریقہ بیان فرمایئے!

https://downloadshiabooks.com/

جواب: بسمہ تعالیٰ: جس گھڑی توجہ پیدا ہو جائے اُس گھڑی کو خود سے ہاتھ سے نہ جانے دیجئے!

۹۴- نماز کی اصلاح سے ظاہر و باطن کی اصلاح اور ظاہری و باطنی برائیوں سے دوری لازم آتی ہے، اور اصلاحِ نماز کا ایک راستہ یہ ہے کہ نماز شروع کرتے وقت حضرت ولی عصرؑ سے حقیقی توسّل کیا جائے۔

۹۵- نمازِ شب پڑھنے والے بڑے پوشیدہ طریقے سے سبقت کی بازی جیت لے گئے۔

۹۶- **سوال:** ہم نماز شب کی توفیق پانے کے لئے کیا کریں؟

جواب: اگر سورۂ کہف کی آخری آیتیں پڑھنے اور اس کا اہتمام برتنے سے بھی مسئلہ حل نہ ہو تو پھر نماز شب آدھی رات سے پہلے پڑھ لی جائے۔

۹۷- **سوال:** نماز شب اور سحر خیزی کے سلسلے میں ذرا سُست ہوں، برائے کرم رہنمائی فرمایئے!

جواب: نماز شب کے سلسلے میں سُستی اس طرح سے دور ہو سکتی ہے کہ آپ طے کر لیں کہ جس رات بھی آپ کو نماز شب پڑھنے میں کامیابی نہ ملے اس کی قضا بجالائیں گے۔

۹۸- آیۂ کریمہ: "اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ" (سورۂ عنکبوت آیۂ ۴۵) (یعنی نماز انسان کو برے اور ناشائستہ کاموں سے روکتی ہے) سے سمجھ میں آتا ہے کہ "جو شخص برے اور ناپسند کاموں سے پرہیز نہیں کرتا ہے واقعاً اس

کی نماز، نماز نہیں ہوتی ہے!"

۹۹- نماز میں لذت کا احساس پیدا کرنے کے لئے کچھ مقدمات، نماز سے باہر لازم ہوتے ہیں اور کچھ مقدمات خود نماز کے اندر، جو مقدمات نماز سے پہلے اور نماز کے باہر قابل لحاظ و عمل ہیں یہ ہیں کہ انسان گناہ نہ کرے اور دل کو سیاہ اور تاریک نہ بنائے، معصیت، روح کو آلودہ اور دل کی نورانیت کو ختم کر دیتی ہے اور خود نماز کے دوران بھی انسان کو چاہئے کہ ایک زنجیر اور ایک تارا اپنے چاروں طرف کھینچ لے تا کہ وہاں غیر خدا داخل نہ ہو سکے، یعنی اپنے ذہن کو غیر خدا سے الگ کر لے۔

۱۰۰- حضور قلب کے اسباب میں سے ایک یہ ہے کہ پورے چوبیس گھنٹے اپنے حواس یعنی آنکھ کان وغیرہ پہ کنٹرول رکھے، کیونکہ حضورِ قلب حاصل کرنے کے لئے کچھ مقدمات کا فراہم کرنا ضروری ہے، یعنی ہم سارے دن اپنی آنکھ، کان اور دوسرے اعضاء و جوارح پہ کنٹرول رکھیں۔

۱۰۱- اگر ہم جان لیں کہ انسان کے امور کی اصلاح، عبادت کی اصلاح سے وابستہ ہے اور عبادات میں سرفہرست نماز ہے اور نماز کی اصلاح، خشوع و خضوع سے اور خشوع و خضوع بھی لغو باتوں سے کنارہ کشی اختیار کرنے سے حاصل ہوتا ہے تو پھر معاملہ تمام ہے۔

۱۰۲- یہی نماز جسے ہم اس ڈر سے انجام دیتے ہیں کہ ترک کرنے کی صورت میں ڈنڈے، تازیانے اور جہنم کی سزا کا سامنا کرنا پڑے گا، لیکن اولیاء حضرات فرماتے ہیں کہ نماز ہر چیز سے زیادہ لذیذ چیز ہے۔

https://downloadshiabooks.com/

١٠٣– یہی سادہ اور سامنے کی چیزیں جیسے نماز بعض کو آسمانوں تک پہنچا دیتی ہے اور بعض کے لئے کچھ بھی نہیں ہوتی ہے، بعض کے لئے اعلیٰ علّیین ہوتی ہے او بعض کے لئے کچھ بھی معلوم نہیں کہ یہ معجون کڑوی ہے یا میٹھی۔

١٠٤– **سوال:** میں چاہتا ہوں کہ نماز میں سارے اذکار کو درک کروں او سمجھوں، اور اُس نور کو درک کروں تا کہ اُس نور کے ساتھ آگے بڑھوں۔

جواب: بسمہ تعالیٰ: آپ حضورِ قلب کے شرائط کے ساتھ اپنے اعمال انجام دیتے رہیں اس کے بدلے میں کیا ہوگا، یہ ہم سے مربوط نہیں ہے۔

١٠٥– سجدہ، خضوع کی انتہا ہے یعنی کہ ہم ہیچ اور تیرے سامنے خاک ہیں۔

١٠٦– **سوال:** حکم الٰہی مخصوصاً نماز کی ادائیگی میں خشوع و خضوع کے ساتھ رہنے کے لئے ہمیں کیا کرنا ہوگا؟

جواب: نماز کے آغاز میں امام زمانہ علیہ السلام سے حقیقی توسّل کیجئے او عمل کو کامل طریقے پر انجام دیجئے۔

١٠٧– **سوال:** گذارش ہے کہ ایک مختصر اور جامع بات نماز کے بارے میں تحریر فرمایئے جو ہمارے لئے نصب العین قرار پائے۔

جواب: بسمہ تعالیٰ: نماز کی فضیلت کے بارے میں عالی بیانات میں سے سب سے اعلیٰ مرتبہ پر معصومؑ کا یہ معروف ارشاد ہے: "اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ" (نماز مومن کی معراج ہے) یہ ان افراد کے لئے جو اس ارشاد کی صداقت پ یقین رکھتے اور اِس بلند مقام کو حاصل کرنے کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں (نصب العین ک

لذت ملاقات

حیثیت رکھتا ہے)۔

١٠٨– سیر و کمال کے لئے قرآن و احادیث میں اس قدر ترغیب و تشویق ہونے کے باوجود اگر کوئی شخص ان سے بہرہ مند نہ ہو تو پھر اس کی عقل میں فتور اور خلل ہے۔ نماز پڑھنا اہل افراد کے لئے حلوا کھانے جیسا ہے لہٰذا نماز پڑھنے سے وہ خستہ نہیں ہوتے ہیں۔

١٠٩– امیر المومنین علیہ السلام کے ارشادات میں بھی آیا ہے: "وَاعْلَمْ اَنَّ کُلَّ شَیْءٍ مِنْ عَمَلِکَ تَبَعٌ لِصَلٰوتِکَ" (جان لو کہ تمہارے سارے اعمال تمہاری نماز کے تابع ہیں) ہم نے مشاہدہ کیا ہے کہ بزرگ علماء کی حالتِ نماز میں عجیب و غریب کیفیت ہوتی تھی اس طرح کہ گویا وہ نماز سے باہر کے انسان ہی نہیں ہیں۔

١١٠– حدیث: "تَنَعَّمُوْا بِعِبَادَتِی فِی الدُّنْیَا فَاِنَّکُمْ تَتَنَعَّمُوْنَ بِھَا فِی الْاٰخِرَۃِ" (دنیا میں میری عبادت سے لذت حاصل کرو کیونکہ آخرت میں اسی سے تمہیں محظوظ ہونا ہے) سے سمجھ میں آتا ہے کہ عبادتوں میں محظوظ ہونے کی صلاحیت پائی جاتی ہے لیکن ہم عبادات کو اس طرح بجالاتے ہیں کہ گویا ہمارے سر کے اوپر کوڑا برسایا جا رہا ہو... گویا ہم کڑوی دوا مجبوری میں کھا رہے ہوں۔

١١١– **سوال:** بعض اوقات عبادتوں میں ریا کاری کرنے لگتا ہوں، بعد میں بڑا رنج ہوتا ہے اس کا علاج کیا ہے؟!

جواب: اس کا علاج یہ ہے کہ ریا کاری کریں لیکن اگر بادشاہ اور فقیر کے مقابل میں ہو تو بادشاہ کے لئے ریا کاری کریں، (اگر آپ اہل ہیں تو اس بات کو خوب

https://downloadshiabooks.com/

سمجھنے کی کوشش کریں)۔

۱۱۲ـ اصلی معیار، نماز ہے۔ یہ نماز سب سے اعلیٰ ذکر ہے، سب سے میٹھا ذکر ہے، سب سے برتر چیز ہے، ہر چیز نماز کے تابع ہے، ہمیں کوشش کرنا چاہئے کہ نماز کو باقاعدہ صحیح کریں، جب نماز صحیح ہو جائے گی، باکیفیت ہو جائے گی تو انسان، انسان ہو جائے گا۔ بہر حال کسوٹی نماز ہی ہے۔

۱۱۳ـ بندہ جب حضرت حق تعالیٰ کی مقدس بارگاہ سے واپس آتا ہے تو پہلی چیز جو تحفے میں لاتا ہے وہ حضرت حق کی طرف سے سلام کا تحفہ ہوتا ہے، مسجد کوفہ کی دعا میں آیا ہے: ''اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ وَیَعُوْدُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا مِنْکَ بِالسَّلَامِ'' (بارالٰہا! تو خود سلام ہے اور سلام تیری ہی جانب سے ہے اور تیری ہی طرف پلٹتا ہے میرے پروردگار! ہمیں تو اپنی طرف سے سلام کے ذریعہ تحیّت مرحمت فرما!)

۱۱۴ـ کس قدر مناسبت رکھتی ہے تکبیر، نماز میں داخل ہونے کے ساتھ اور سلام، نماز سے باہر آنے کے ساتھ، یعنی دنیا کی ساری چیزوں کو اور سارے بزرگوں اور بڑوں کو کنارے چھوڑ دو کیونکہ اللہ تعالیٰ اکبر یعنی سب سے بڑا ہے...نماز گزار تکبیر کے ساتھ، حرم الٰہی میں داخل ہوتا ہے لیکن ہم کیا جانیں کہ یہ چیزیں کیا ہوتی ہیں! حدیث میں ہے کہ: ''لَوْ عَلِمَ الْمُصَلِّیْ مَا یَغْشَاهُ مِنْ جَلَالِ اللّٰهِ لَمَا انْفَتَلَ عَنْ صَلٰوتِهٖ'' (اگر نماز گزار کو علم ہو جائے کہ جلالِ الٰہی نے کس درجہ اسے اپنے احاطے میں لے رکھا ہے تو ہرگز نماز سے الگ نہ ہو)۔

۱۱۵ـ خدا کا ذکر، حالت نماز میں سب سے بہترین ذکر ہے کیونکہ نماز، حریم کعبہ ہے اور نماز گزار کعبے اور حرم امنِ الٰہی میں داخل ہو چکا ہے اور اس بات پر بنا رکھی ہے کہ باب تکبیر سے داخل ہو اور باب تسلیم سے باہر آئے۔

۱۱۶ـ ایک مقام پہ آیا ہے کہ ''خدا نے احسان کیا ہے جو یہ حکم دیا ہے کہ مخلوق اپنے خالق سے خلوت میں راز و نیاز کرے اور یہ بات منافات نہیں رکھتی ہے کہ لوگوں کے بھی روبرو ہوا کرے۔ گویا بندہ جب خدا سے خلوت میں راز و نیاز کرتا ہے تو خالق بھی اس کے ساتھ خلوت میں راز و نیاز کرنے لگ جاتا ہے۔

۱۱۷ـ ہاں یہ بجا ہے کہ انسان نماز میں دعا کے لئے ہاتھ بلند کرے اور کہے: ''اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ زَوْجَةً صَالِحَةً'' (خدایا! نیک بیوی کو میرا رزق قرار دے) یا کہے: ''اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ وَلَدًا بَارًّا'' (خدایا! نیک اور فرمانبردار اولاد کو میرا رزق قرار دے!)۔

https://downloadshiabooks.com/

پانچویں فصل

اخلاق اور سیر وسلوک کے حوالے سے

۱۱۸۔ خدا کرے کہ ہمارے اندر قرآن، دین اور دینداری کے مقدمات ولوازمات کے تئیں باطنی گرمی اور باطنی اُنس موجود ہو اور قرآن وعترتؑ ہمارے لئے کافی ہوں تاکہ ہمارے نزدیک دین کی حقانیت یقینی ہو جائے۔

۱۱۹۔ بعض مقرّبانِ الٰہی کو لقائے بہشت کے شوق سے موت آگئی، کیونکہ رحمت ونعمت کی یا عذاب ونعمت کی آیتیں سننے سے توحید پرست انسان کے اندر تکوینی اثر ہوتا ہے...

۱۲۰۔ خدا جانتا ہے کہ معنوی مقامات رکھنے والوں کی خلوت ومناجات کے اوقات میں کیا کیفیت ہوتی ہے اور فکر کی خاموشی انوار الٰہی کے مشاہدے کے نتیجے میں (تھوڑی سی ہی مدت کے لئے سہی) انہیں کس طرح سوز وگداز میں مبتلا کر دیتی ہے۔

۱۲۱۔ اللہ کے احکام کی اطاعت کرنے نیز معصیت اور شیطان ونفس کی پیروی کرنے میں معاملہ دو باتوں کے درمیان گردش کرتا ہے کہ یا تو اُس ذات کے ساتھ مجالست (ہم نشینی) اختیار کریں جو حیات وموت، امیری وغریبی، صحت وبیماری اسپتال اور ڈاکٹر، خزانہ اور ثروت وغیرہ ہر چیز کا مالک ہے یا اس کی مجالست، جس کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں ہے۔

۱۲۲۔ جب ہم طاعت کا عزم کرتے ہیں تو ایک ایسی ذات سے رفاقت اور ہم نشینی کا عزم کرتے ہیں جو غنی، قادر، دانا اور کریم ہے، اور جب معصیت کا عزم کرتے ہیں تو ایسے کی رفاقت اور ہم نشینی کا عزم کرتے ہیں جو محتاج، عاجز، جاہل اور لئیم (خسیس، کمینہ) ہے۔

۱۲۳۔ طاعت کو آسان بنانے اور معصیت سے اجتناب کرنے کا اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے کہ ہم متوجہ ہوں اور یقین کر لیں کہ طاعت یعنی تمام نعمتوں، خوشیوں، دولتوں اور عزتوں سے نزدیک ہونا اور معصیت یعنی محرومیوں، غموں، مصیبتوں اور ذلتوں سے قریب ہونا۔

۱۲۴۔ حزن واندوہ اور دعا وتوسّل کرنے اور قضاء وقدرِ الٰہی پہ سرِ تسلیم خم کرنے میں کوئی منافات نہیں ہے۔

۱۲۵۔ اگر کسی کے اندر اہلیّت ہو یعنی طالبِ معرفت ہو اور اِس طلب میں سنجیدگی اور خلوص ہو تو بحمد اللہ کے اذن سے در ودیوار تک اس کے معلّم بن جاتے ہیں۔

۱۲۶۔ ہمارے اماموں نے ہمیں بتایا ہے کہ ہم یقینی باتوں پہ عمل کریں اور جہاں یقین حاصل نہ ہو وہاں توقف یعنی احتیاط سے کام لیں۔

۱۲۷۔ بہتر ہے کہ انسان ہر کار خیر میں ہی اپنا نام لکھوائے اور خود کو اُس میں شریک بنائے اس لئے کہ کل قیامت کے دن معلوم نہیں کون سا عمل قبول ہوگا اور کون سا عمل رد کر دیا جائے گا۔

۱۲۸۔ انسان کو کار خیر اور اس کے انجام دینے کی کیفیت کے بارے میں

https://downloadshiabooks.com/

غور وفکر کرنا چاہئے اور اس کی فکر میں ایسی جدّت اپنانا چاہئے کہ جو منزل تک پہنچنے میں مفید ہو۔

۱۲۹۔ انسان موت سے کس قدر نزدیک ہے اس کے باوجود کس قدر ا... دور سمجھتا اور اس سے غفلت برتتا ہے!

۱۳۰۔ ہم ہر رات برزخ کے جہانوں میں جاتے ہیں کہ جس کا اختیا... ہمارے ہاتھ میں نہیں ہوتا ہے، اس کے باوجود اِس طرح موت سے غافل ہیں۔

۱۳۱۔ کیا کہنا اس شخص کی سعادت کا جو بہترین حالت کے ساتھ دنیا... جائے اور آخرت میں اس کا استقبال کیا جائے۔

۱۳۲۔ ایک جنس اور ایک شکل وصورت اختیار کرنا اور کافروں سے گھل... کر رہنا مسلمانوں پر اُن کے تسلط وحکومت کو زیادہ آسان کر دیتا ہے۔

۱۳۳۔ خدا کرے کہ ہمارے اندر قرآن اور عترتؑ دونوں سے ہی عش... پیدا ہوتا کہ پہلے قرآن وعترت کی وحدت اور ان دونوں سے مرکب معجون کو درک... کر سکیں اور دوسرے پیروی اور عمل کی منزل میں دونوں کا ہی لحاظ کرتے ہوئے دونو... کے محور پر عاشقانہ طواف کریں اور جان لیں کہ وہ ہر معشوق سے زیادہ عشق کرنے ... لائق ہیں۔

۱۳۴۔ انسان، خاص انبیاء کے مخصوص مدارج وکمالات کے علاوہ ع... انبیاء کے جملہ مدارج وکمالات پر فائز ہوسکتا ہے۔

۱۳۵۔ انسان کا سارا نقص، نفس کی پیروی اور انبیاء کی تعلیمات ومتابع...

...سے دوری میں ہے۔

۱۳۶۔ مُحال ہے کہ کوئی شخص قناعت کا راستہ اختیار کئے بغیر جو کچھ اس کے پاس ہے اُس پر راضی ہو جائے، اس کے برخلاف اگر کوئی شخص قناعت اختیار کرے تو اس کی ضروریات چاہے جس قدر زیادہ ہوں وہ اُس تک پہنچ ہی جاتے ہیں۔

۱۳۷۔ کیا یہ ممکن ہے کہ جس طرح سے بھوک اور پیاس کے وقت ہمیں کھانے اور پینے کی ضرورت کا احساس ہوتا ہے اُسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ، مومنین کی پریشانیوں کو برطرف کرنے کے لئے اُن کی خاطر دعا کی ضرورت کا ہمیں احساس پیدا ہو؟!

۱۳۸۔ کیا مسلمانوں اور صاحبانِ ایمان کے حالات اور امور سے بے توجہی برتنے کے باوجود ہم منزل مقصود تک صحیح وسالم پہنچ سکتے ہیں؟!

۱۳۹۔ ایسا کوئی کام نہیں ہے جس میں احتیاط کرنے سے پشیمانی حاصل ہوتی ہو۔

۱۴۰۔ غریبوں کو اپنی تنگدستی اور غربت وناداری میں صبر وشکیبائی سے کام لینا چاہئے اور جان لینا چاہئے کہ وہ بھی کچھ ایسی نعمتوں سے بہرہ مند ہیں جن سے مالدار بہرہ مند نہیں ہیں۔ اور دولتمند لوگ ایسی بلاؤں اور پریشانیوں سے دوچار رہتے ہیں جن سے بے نوا اور نادار لوگ دوچار نہیں رہتے ہیں۔

۱۴۱۔ زندگی کی خوبی اور خوشی صرف آسائش کے امکانات کی زیادتی میں نہیں ہے، باطنی آسائش، رفاہ وخوشی اور دل کا سکون، ظاہری اسباب رفاہ وراحت کی

https://downloadshiabooks.com/

موجودگی سے نہیں ہوتا ہے، بلکہ بسا اوقات، ظاہری رفاہ و راحت کے امکانات، باطنی تشویش و ناخوشی اور اضطراب کا سامان فراہم کرتے ہیں۔

۱۴۲۔ خدا کرے کہ مادّی چیزیں ہمارے لئے وسیلہ ہوں اس طرح کہ جب دنیا کی چیزوں کا رخ ہماری جانب ہو تو اس سے معنوی باتوں اور آخرت کے امور کی طرف ہماری توجہ و رجحان میں اضافہ ہو۔

۱۴۳۔ بعض علماء اوّلِ وقت کی نماز یا نماز شب کی تاکید کے ذریعہ اپنی اولاد کی مستقبل کی زندگی کی ضمانت فراہم کردیتے تھے۔

۱۴۴۔ راحت و آسائش کے امکانات کا موجود ہونا اور چیز ہے اور دل کی راحت، سکون اور آسودگی اور چیز ہے۔"اَلا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ" (سورہ رعد، آیہ ۲۸) یعنی دل کے سکون و اطمینان کا تنہا ذریعہ اللہ کا ذکر ہے، لیکن ہم اسباب پر تکیہ کرتے اور مُسبّب الاسباب سے غافل رہتے ہیں۔

۱۴۵۔ اگر ہم توجہ نہ دیں اور اہل ایمان جن پریشانیوں اور الجھنوں میں گرفتار ہیں ان کے برطرف ہونے کے لئے دعا نہ کریں تو وہ پریشانیاں ہمارے قریب بھی آسکتی ہیں۔

۱۴۶۔ خدا جانتا ہے کہ یہی سادہ اور مختصر عبادتیں اگر اہل افراد سے ظہور میں آتی ہیں تو ان کے کیا اثرات ہوتے ہیں؟!

۱۴۷۔ گذشتہ علماء کے حالات زندگی اور سوانح عمری کی طرف مراجعہ کرنا اخلاق کی معتبر کتابوں کی طرف رجوع کرنے کے برابر ہے۔

۱۴۸۔ خدا ہمیں مُتنبّہ رہنے کی توفیق دے کہ اگر بلا اور آزمائش میں پڑ جائیں تو برے کو اچھا اور اچھے کو بُرا نہ سمجھ بیٹھیں۔ ہم خراب ہیں، خدا کرے ہم سمجھ لیں کہ ہم خراب ہیں تاکہ اپنی اصلاح اور علاج کی فکر کرسکیں۔

۱۴۹۔ خدا کی طرف توجہ اور دعا کی حالت، راحت و سکون کی حالت ہوتی ہے کہ "وَفِیْ مُنَاجَاتِکَ اُنْسِیْ وَرَاحَتِیْ" (تیری مناجات میں میری آسودگی اور راحت ہے)۔

۱۵۰۔ انسان کا کمال، بس تقویٰ میں ہے، نہ ایک لفظ کم نہ ایک لفظ زیادہ۔

۱۵۱۔ رحمتِ خدا کس قدر اُن افراد کے شاملِ حال ہوتی ہے جو بے پروانہ ہوں اور ان ساری پریشانیوں اور بلاؤں کے برطرف ہونے کی خاطر جو مسلمانوں اور ایمان والوں پہ نازل ہوتی ہیں بارگاہ الٰہی میں گریہ اور تضرُّع وزاری کرتے ہیں۔

۱۵۲۔ اگر انسان اپنی تکالیف اور ذمہ داریوں کا خیال رکھے تو فرشتے سے افضل ہوتا ہے اور پھر اسے کسی بات کا غم نہیں ہونا چاہئے۔

۱۵۳۔ ہمارے اماموںؑ نے یہ دعائیں ہمارے حوالے کی ہیں تاکہ ہمیں نور میں غرق دیکھیں۔

۱۵۴۔ انبیاء اس لئے آئے تاکہ ہمیں دنیا اور دنیا کی رغبت سے دور رکھیں۔

۱۵۵۔ چھ ہزار سال کی عبادت کے باوجود شیطان کا انجام برا ہوا، کیا یہ ممکن

https://downloadshiabooks.com/

ہے کہ ہم خود پہ مغرور نہ ہوں؟! ہم خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔

۱۵۶۔ اے کاش ہم سمجھ لیتے کہ چارۂ کار ایک چیز میں منحصر ہے اور وہ یہ ہے کہ تکلیفِ الٰہی کو معین کریں اور جان لیں کہ کون سا کام ہمیں کرنا چاہئے اور کون سا کام نہیں کرنا چاہئے۔

۱۵۷۔ خود پسندی، تکبر اور حسد، اعمال کو قبول ہونے سے روک دیتے ہیں کیونکہ خدائے سبحان فرماتا ہے: "اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ" (سورۂ مائدہ، آیۂ ۲۷) یعنی اللہ صرف تقویٰ والوں کا عمل قبول کرتا ہے۔

۱۵۸۔ نااہل لوگوں کی بدگوئی اور توہین سے نہ تو ہمیں ناراض ہونا چاہئے اور نہ ہی اپنی راہ اور منزل سے سُست اور بے حوصلہ ہونا چاہئے۔

۱۵۹۔ خدا چاہتا ہے کہ ہم ہمیشہ اُسی کے ساتھ رہتے ہوئے سرچشمے سے متّصل رہیں، کیونکہ اس میں ہمارا ہی فائدہ ہے۔

۱۶۰۔ ہمارا فریضہ یہی ہے کہ امکان کی صورت میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر انجام دیں، لیکن یہ بات کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے۔

۱۶۱۔ ہم کیا جانیں خدا جانتا ہے کہ بعض مشکلیں بعض فیوض و برکات کے لئے شرط ہوتی ہیں۔ ایک شخص کا کہنا تھا کہ میں ایک پریشانی میں مبتلا ہوا تو میری معلومات میں بے حد اضافہ ہوگیا۔

۱۶۲۔ میرا خیال ہے کہ امام حسینؑ پر گریہ کرنے کی فضیلت، نماز شب سے زیادہ ہے۔

۱۶۳۔ حزن واندوہ اور گریہ وبُکا، قلبی عمل ہے، اس حد تک کہ گریہ اور آنسو نماز وتر کے قبول ہو جانے کی علامت ہوتا ہے۔

۱۶۴۔ ہر وہ عمل جس کے ذریعہ ہمارے اندر حال پیدا ہو اور ہماری توجہ خدا کی جانب زیادہ پیدا ہو اسی عمل میں لگ جانا چاہئے اور خود کو اسی عمل کے ساتھ ذکر و مراقبہ اور حضرتِ حق کی جانب توجہ کے ذریعہ مشغول رکھنا چاہئے۔

۱۶۵۔ وہ افراد جو انبیاء کی طرح تبلیغ پہ مامور ہیں اور بغیر کسی توقع اور احسان گذاری کے، انبیاء کا کام انجام دیتے ہیں خدا جانتا ہے کہ ان کا کیا مقام و مرتبہ ہے۔ البتہ اس شرط کے ساتھ کہ انھیں اس بات کا علم ہو کہ کن باتوں کو بجالانا چاہئے اور کن باتوں کو ترک کرنا چاہئے اور وہ جن باتوں کا حکم دیتے اور جن باتوں سے روکتے ہیں خود اس پر عمل بھی کرتے ہوں۔

۱۶۶۔ جب بھی کسی انسان کے لئے درس دینے، پڑھنے یا لکھنے کا موقع سامنے آئے تو اسے غنیمت سمجھنا چاہئے۔

۱۶۷۔ عقل کے نور سے بھی اصولِ دین اور فروعِ دین کو ثابت کیا جاسکتا ہے۔ جو لوگ منطقی قواعد اور عقلی استدلال کے مخالف ہیں وہ بے دینی کے مُروّج ہیں، کیونکہ: "لَا دِیْنَ لِمَنْ لَا عَقْلَ لَهٗ" (جس کے یہاں عقل نہیں اس کے وہاں دین نہیں)۔

۱۶۸۔ جناب سلمان (رضوان اللہ تعالیٰ علیہ) کو تکالیف کی شناخت، ان پر عمل کرنے اور چراغِ عقل کے ساتھ شریعت کی پیروی کرنے کے نتیجہ میں اوّل و آخر کا

https://downloadshiabooks.com/

علم حاصل ہو گیا تھا۔

۱۶۹ ـ انسان کا دیندار ہونا اُس وقت معلوم ہوتا ہے جب وہ دنیا و آخرت اور خواہش نفسانی و شیطان کی متابعت یا خدائے رحمان کی بندگی کے دوراہے پر قرار پاتا ہے۔

۱۷۰ـ ہم پر وائے ہو اگر ہم معنویت و روحانیت کو دنیا کی مادّی اور فانی چیزوں تک پہنچنے کا مقدمہ اور ذریعہ قرار دیں۔

۱۷۱ـ انسانِ مومن کو کس قدر لحاظ رکھنا چاہئے کہ خلافِ یقین کا مرتکب نہ ہو! دین کا تحفظ آگ کے اوپر چلنے یا آگ کو ہاتھ میں لئے رہنے کے برابر ہوتا ہے۔

۱۷۲ـ اگر ہم چاہتے ہیں کہ گھر کی فضا خوشگوار اور صاف و شفاف رہے تو بس صبر و استقامت، درگذر، چشم پوشی اور مہربانی کا مظاہرہ کریں تا کہ گھر کا ماحول حرارت اور نور سے معمور رہے۔

۱۷۳ـ کہا کہنا اُس شخص کا جو اپنی خطا پہ نظر رکھے، اپنے عیب پہ دھیان دے، دوسروں کے عیوب سے چشم پوشی کرے اور خود کو کامل اور بے نقص نہ سمجھے۔

۱۷۴ـ ہمیں چاہئے کہ خطا اور اشتباہ کی تاویل کا دروازہ اپنے لئے بند کرلیں اور ہر خطا کے اوپر استغفار کے لئے زبان کھلی رکھیں اور اگر وہ خطا تلافی کے قابل ہو تو فوراً اس کی تلافی کریں۔

۱۷۵ـ خدا نہ کرے کہ انسان کی نظر میں حرام کام زینت قرار پا جائے، یہ ایک قلبی بیماری ہے جس میں انسان مبتلا ہو جاتا ہے اور حلال راستے موجود ہونے کے باوجود کہ جو اس کی ضرورت کو پورا کر سکتے ہیں وہ خود کو حرام کام میں مبتلا کر لیتا ہے۔

۱۷۶ـ انسان اپنے اختیار سے جناب سلمان کا یا پھر ابو جہل کا بھی ہم نشین بن سکتا ہے۔

۱۷۷ـ نجات کا راستہ، اللہ کی طرف بھاگنا اور رجوع کرنا نیز اس کے اسی کی طرف بھاگ کر جانا ہے: ''فِفِرُّوْا اِلٰی اللّٰہِ'' (سورۂ ذاریات، آیہ۵۰) یعنی بھاگو اللہ کی طرف۔

۱۷۸ـ اگر انسان کے دل کو ذکر الٰہی سے اطمینان نصیب ہوتا ہے تو وہ ''یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ'' (سورۂ فجر، آیہ ۲۷) ''اے نفس مطمئنّہ'' کا مخاطب قرار پاتا ہے۔

۱۷۹ـ انبیاء کی وحی اور تعلیم کے بغیر، انسان کے علم و آگاہی کا نقصان، نفع سے زیادہ ہوتا ہے۔

۱۸۰ـ ہمیں مشکلات میں قدم قدم پہ کتاب شریعت پہ نظر رکھنا چاہئے! جہاں معاملہ صاف اور واضح دکھائی دے وہاں آگے بڑھنا چاہئے، لیکن شبہ والی اور تاریک جگہوں پہ احتیاط اور توقّف سے کام لینا چاہئے۔

۱۸۱ـ بہتر ہے کہ انسان آج کا کام کل پہ بلکہ کسی وقت کا کام دوسرے وقت پہ نہ ٹالے مگر یہ کہ عذر اور مجبوری ہو، ورنہ کیا جانے اس کے بعد والا وقت کیسا ہو!

۱۸۲ ـ ہم پر وائے ہو اگر ہم کھانے پینے کی چیزوں میں حرام سے پرہیز نہ کریں! کیونکہ کھانے پینے کی چیزیں ہمارے علم و ایمان یا کفر و شرک کا سبب بنتی ہیں۔

۱۸۳ـ خدا جانتا ہے کہ غذا کا انسان کے ایمان و کفر اور خیر و شر کے اعمال

https://downloadshiabooks.com/

میں کتنا عمل دخل ہوتا ہے۔

۱۸۴ خدا خود بلا کو بھیجتا ہے تضرُّع کی خاطر: ''اِذْ جَاۗءَهُمْ بَاْسُنَا'' (سورۂ انعام، آیہ ۴۳) ''یعنی جب ان کے پاس ہماری طرف سے بلا آئی'' اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا بندے سے تضرُّع وزاری چاہتا ہے اور یہ خدا کو مطلوب و محبوب ہے۔

۱۸۵۔ اگر آپ دعا کے ذریعہ کچھ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ کی زبانِ حال یہ ہونا چاہئے کہ ہم خدا کے حضور سرِ تسلیم و رضا خم کئے ہوئے ہیں، وہ جو چاہے کرے، ہم تو صرف فرضِ بندگی پہ عمل کرنا چاہتے ہیں۔

۱۸۶۔ خدا جانتا ہے کہ یہ مراقبہ اور توجہ کی حالت، انسان کی روح اور تحصیلِ علم و معرفت میں کس قدر اثر انداز واقع ہوتی ہے۔

۱۸۷۔ اس بات میں شک کی گنجائش نہیں ہے کہ اگر انسان اس بات میں کامیاب ہو جائے تو بس یہی اس کے لئے کافی ہے اور اس میں پُر مشقت اور دشوار ریاضتوں کے سارے مطالب اور نتائج بھی موجود ہیں، اور وہ بات یہ ہے کہ انسان ہمیشہ خود کو خدا کے حضور میں محسوس کرے، خدا کو تمام حالات میں خود سے آگاہ، ہر جگہ حاضر، اور اپنے جملہ امور و احوال پر اُسے ناظر و نگراں سمجھے۔

۱۸۸۔ اعلیٰ ترین ہدف اور مقصد تک پہنچنے کے لئے ہم میں سے ہر شخص کو مسافت کا سامنا کرنا ہے، ہمیں کوشش کرنا چاہئے کہ ہم اس مسافت کو طولانی اور بارِ سفر کو زیادہ گراں اور سنگین نہ بنائیں۔ گناہ، مقصد تک پہنچنے میں بارِ سفر کی زیادتی اور مسافت کی دوری کا سبب بنتے ہیں۔

۱۸۹۔ ہماری ساری پریشانیاں اور مصیبتیں، ہماری ناشکری اور کفرانِ نعمت کے نتیجے میں ملتی ہیں۔

۱۹۰۔ شکر، نعمتوں میں اضافے کا سبب ہوتا ہے، اگر آپ شکر نہ بجالائیں تو پھر اضافے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا، لہٰذا اگر ہم دیکھیں کہ اضافہ نہیں ہو رہا ہے تو بغیر کسی شک کے یقین کر لینا چاہئے کہ شکر انجام نہیں پایا ہے۔

۱۹۱۔ شکرِ نعمت کے معنی ہیں اطاعتِ خدا جو کہ نعمت کی زیادتی کا موجب بنتی ہے اور نعمت کی ناشکری کے معنی ہیں معصیتِ خدا جو کہ اس کی طرف سے عذاب کا باعث بنتی ہے۔

۱۹۲۔ اگر بندہ اپنی توجہ اور ارتباط کو غیرِ خدا سے منقطع کر لے تو لامحالہ خدا سے ارتباط ہو جائے گا۔

۱۹۳۔ اگر ہم علماء سے دور ہو جائیں تو ہمارے امور کا علاج ناممکن ہو جائے گا۔ اور عالم سے مراد عالم باللہ اور عالم دین ہے، نہ کہ ہر عمامے والا۔

۱۹۴۔ لاؤڈ اسپیکر کی آواز اتنی زیادہ کرنا کہ اگر کوئی سونا چاہے اور اس کی وجہ سے سونہ سکے تو یہ اہلِ تدیُّن کی سیرت کے خلاف ہے۔

۱۹۵۔ اخلاقی باتوں اور اسلام کے صحیح اصول کی رعایت برتنے سے غیر مسلم افراد بھی اسلام اور مسلمانوں کی جانب مائل ہو سکتے ہیں۔

۱۹۶۔ ہمیں راحت و آسائش کے دنوں میں تضرُّع وزاری اور توسُّل کی حالت کو قائم رکھتے ہوئے مُلتجی اور شکر گزار رہنا چاہئے، تا کہ تکلیف اور پریشانی کے

https://downloadshiabooks.com/

اوقات میں ہماری فریادرسی ہو سکے ورنہ وہ تکلیف اور مصیبت ہمیں گرفتار کر لے گی۔

۱۹۷– ساری دنیا کا نظم و نسق چلانے کے لئے بس یہی کافی ہے کہ انسان عاقل، مومن اور متدیّن ہو، دینداری اور عقل پورے کرۂ ارض کا نظام چلانے کے لئے کفایت کرے گی۔

۱۹۸– کارہائے خیر کا انجام نہ پانا جیسے صدقاتِ جاریہ، منفعتِ عام رکھنے والی خیریہ عمارتوں کی تعمیر، مساجد، امام بارگاہوں، مدرسوں اور اسپتالوں وغیرہ کی تعمیر کہ جن سے آج لوگ محروم ہیں۔ یہ سب پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے نہیں ہے، بلکہ ہماری بے توفیقی کی وجہ سے ہے۔

۱۹۹– ہم سے جو چیز مطلوب ہے وہ اللہ کی معرفت اور خدا شناسی ہے کہ جس کا موضوع تمام موضوعات سے افضل واشرف ہے اور جو معرفتِ نفس کے ذریعہ سے حاصل بھی ہوتی ہے۔

۲۰۰– جو بلائیں ہم پر وارد ہوتی ہیں سب کی سب رحمت ہیں، کم سے کم یہ ہوتا ہے کہ وہ گناہوں کا کفارہ قرار پاتی ہیں۔

۲۰۱– یہ دعا بہت عظیم دعا ہے کہ زمانِ غیبت میں جس کے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے: "یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ" اے خدا، اے بڑی رحمت والے اے مہربان، اے دلوں کو بدلنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت و پائیدار رکھ۔

۲۰۲– الہام ایک بلند مرتبہ ہے جو وحی سے قریب کا مرتبہ ہے، ہم

[illegible] ہوتے ہیں ورنہ الٰہی فیض کا سلسلہ نہ تو منقطع ہوا ہے نہ منقطع ہوگا۔

۲۰۳– کیا خوب ہے کہ خدا انسان کو ایسی قوت اور یقین عطا کر دے کہ وہ [illegible] رنجیدہ نہ ہو، اس کے لئے شجاعت، ایمان اور مضبوط استقامت لازم ہے۔

۲۰۴– "وَاجْعَلْ قَلْبِیْ بِحُبِّکَ مُتَیَّماً" اور میرے دل کو اپنے عشق و [illegible] دیوانہ بنا دے، اس میں خود بینی (اَنا) کے موضوع کی نفی ہے، اور یہ کہ [illegible] تک جا پہنچے اور نور بن جائے، ہم خدا سے دعا کریں کہ اُسی کی کشش او [illegible] سے ہم خودی سے فارغ ہو کر بے خودی سے لبریز ہو جائیں تاکہ لاشعوری طور [illegible] کی عظمت کے سامنے کھو بیٹھیں۔

۲۰۵– سچائی، سچے خواب دیکھنے اور روح کے صاف و شفّاف ہونے میں [illegible] موثر ہے۔

۲۰۶– کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ کسی شخص کا خدا اور اولیائے خدا کے ساتھ دینی [illegible] ارتباط ہو لیکن اہم اور نازک موقعوں پر اس کی دستگیری نہ ہو، اسے چھوڑ دیا ہے [illegible] صحیح راہ کی نشاندہی نہ کی جائے۔

۲۰۷– پریشانیوں اور مصیبتوں میں انسان کے پاس خدا سے توسّل کرنے [illegible] اور لحہ بہ لحہ خدا کی پناہ حاصل کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔

۲۰۸– دنیا پرستوں کو دیکھئے کہ کس چیز پر دل لگائے بیٹھے ہیں اور کس بات کے اوپر باہم [illegible] تے رہتے ہیں، اسی کاغذ، دفتی اور مکڑی کے گھر جیسی دنیا کے اوپر۔

https://downloadshiabooks.com/

۲۰۹- زہد اور دنیاداری میں منافات نہیں ہے، زہد کا معیار، دنیا کا ہونا یا نہ ہونا نہیں ہے بلکہ اس کا معیار، دنیا سے دل لگانا یا نہ لگانا ہے۔

۲۱۰- کمالات اور لقائے الٰہی تک پہنچنے کا راستہ کھلا ہوا ہے، کیا افسوس کی بات نہیں ہے کہ یہ درجات جو کہ بندگی کے راستے سے ہی حاصل ہوتے ہیں ہمیں حاصل نہ ہوں اور ہم ان سے محروم رہ جائیں؟!

۲۱۱- حق والوں کی کمی اور باطل والوں کی کثرت ہمیں حق کے راستے پر چلنے سے مضطرب اور سُست نہ بنادے یا پھر رکاوٹ نہ بن جائے۔

۲۱۲- ہمیں دھوکے میں نہیں رہنا چاہئے، موت سے قریب کے لمحات تک اور جب تک شیطان زندہ ہے انسان خطرے سے دوچار ہے، اللہ کی پناہ۔

۲۱۳- اگر انسان چشم زدن کے لئے خود پہ چھوڑ دیا جائے تو خدا سے جدا ہوجائے اور شیطان اپنا کام کرتے ہوئے انسان کو فریب دے جائے۔

۲۱۴- ہمارے لئے اس دنیا سے مفارقت بہت قریب ہے لیکن ہم اسے بہت دور سمجھتے ہیں، ورنہ باہم اس قدر اختلافات اور تنازعات نہ ہوتے۔

۲۱۵- انسان اپنے ساتھ وہ کرتا ہے جو کوئی دشمن اس کے ساتھ نہیں کرتا ہے اور وہ یہ ہے کہ نیکی کے سرچشمے کو روز قیامت تک کے لئے خشک کردیتا ہے۔

۲۱۶- خدا ان لوگوں کے ایمان کی تقویت کرتا ہے جو سخت حالات میں ثابت قدم رہتے ہیں اور پھر کوئی آزمائش انہیں متزلزل نہیں کرپاتی ہے اور وہ ایمان ذکر اور خدا سے اُنس کی حالت میں ہی دنیا سے کوچ کرتے ہیں۔

۲۱۷- توکل اور یادِ الٰہی کے سوا اور کسی چیز سے انسان کو سکون و اطمینان حاصل نہیں ہوتا اور یادِ الٰہی سے روگردانی اور غفلت کے علاوہ کوئی اور چیز زندگی کو تلخ اور ناخوشگوار بھی نہیں بناتی ہے۔

۲۱۸- کیا ہم نے خدا اور بندگی کا راستہ ڈھونڈ لیا ہے کہ ہم راہ میں قرار پائیں؟! فرض کی تشخیص، قلبِ مومن کا نور ہوتا ہے، اگر وہ اپنے فرض پہ عمل کررہا ہے تو پھر قید و بند اور اس کی صعوبتیں اس کے لئے آسان ہوجاتی ہیں۔

۲۱۹- اے کاش ہم عالمِ امکان کے معدوم اور ہیچ ہونے کو درک کرتے اور ہیچ کے لئے قدر و قیمت اور اعتبار کے قائل نہ ہوتے نیز ہیچ کے اوپر اس قدر باہم نزاع و اختلاف نہ کرتے۔

۲۲۰- شبہ والی غذا نیز ایسے شخص کی غذا کا کھانا جو حرام سے پرہیز نہیں کرتا، اگر چہ جائز ہے لیکن یہ کھانا انسان کو بیمار اور عبادتوں سے محروم کردیتا ہے یا پھر سلبِ توفیق کا سبب بنتا ہے۔

۲۲۱- جب تک ہم خراب نہ ہوں آسمان سے نازل ہونے والی چیز خراب نہیں ہوتی ہے بلکہ ہم ایسا کام کرتے ہیں کہ رحمت کی بارش ہمارے لئے مصیبت اور عذاب بن جاتی ہے۔

۲۲۲- توفیق ایک الگ چیز ہے کہ انسان اپنی عمر سے اپنے اور دوسروں کے لئے صحیح، پُرمنفعت اور ہمہ گیر استفادہ کرے۔

۲۲۳- ہمیں شیعہ علماء اور مشائخ کے تئیں وفادار رہنا چاہئے، وہ حضرات

https://downloadshiabooks.com/

ہمارے مہربان اور روحانی باپ ہیں اور ہم پر بڑا حق رکھتے ہیں۔

۲۲۴۔ ہمیں صبر، حلم اور تواضع حاصل کرنے کے سلسلے میں سعی وکوشش کر
چاہئے اور اس بات سے اجتناب کرنا چاہئے کہ دوسرے لوگ خوف کی وجہ سے ہمار
احترام کریں۔

۲۲۵۔ اگر لقائے خدا آخرت میں ممکن ہے تو دنیا میں بھی ممکن ہے، کیونک
جو چیز ممکن ہے تو وہ ممکن ہے، البتہ سَر والی بصارت کی آنکھ سے بلکہ دل والی بصیرت ک
نگاہ سے ممکن ہے۔

۲۲۶ ۔ انسان کے بس میں ہے کہ وہ تمام حالات اور شدائد میں سیدھا راستہ اور بندگ
عبودیت کا راستہ طے کرے اور اس کے نتیجے میں قربِ الٰہی حاصل کرے۔

۲۲۷۔ خدا کی یاد سے غفلت اور فراموشی کے اسباب ہم خود فراہم کرتے
ہیں، محاسبہ اور مراقبہ کے نتیجے میں ہمارا عیب آشکار ہو جاتا ہے۔

۲۲۸۔ معرفت وہدایت کا طالب، منزل تک پہنچنے، اسے پانے نیز قرب
اور اس کی معرفت کی بارگاہ میں داخل ہونے کے سلسلے میں اس قدر نزدیک ہوتا ہے ک
گویا اس سے کہا جاتا ہے کہ تم منزل تک پہنچ گئے ہو اب اندر آجاؤ۔

۲۲۹۔ انحطاط اور تنزّل کے مرحلے میں انسان، ابلیس سے بدتر، اور ترق
بلندی کے مرحلے میں مَلک سے بہتر و برتر ہوتا ہے۔

۲۳۰۔ جو حضرات قدرے معنویات سے بہرہ مند ہوتے تھے وہ کشف
کرامات کے پیچھے نہیں بھاگتے تھے۔

۲۳۱۔ جو شخص معنویات اور معرفتِ خدا سے بہرہ مند ہے اسے کیمیا کی کیا
ضرورت؟! خداشناسی سے بڑھ کر کون سا کیمیا ہو سکتا ہے؟!

۲۳۲۔ عبودیّت وبندگی کی بنیاد، محبت ہے۔ خدا فرماتا ہے: "یُحِبُّهُمْ
وَیُحِبُّونَهُ" خدا انہیں دوست رکھتا ہے اور وہ خدا کو دوست رکھتے ہیں۔ (سورۂ مائدہ،
آیۂ ۵۴)

۲۳۳۔ انسان، قرآن وسنت کی پابندی کئے بغیر جس راستے پہ بھی چلے گا
روز بروز تنزّل ہی کرتا جائے گا۔

۲۳۴۔ انسان کو ہر روز اپنا موقف معیّن کرنا چاہئے کہ آیا وہ حق والا ہے یا
باطل والا اور باطل کا پیروکار۔

۲۳۵ ۔ خدا نے انسان کو ایسا بنایا ہے کہ خالص عبودیت اور بندگی کی راہ سے فرشتوں کی
منزل سے آگے جا سکتا اور انبیاء واولیاء کے درجات کو حاصل کر سکتا ہے۔

۲۳۶۔ ذکر، بشر کے لئے سب سے برتر کمال ہے۔

۲۳۷۔ ہر کسی کے پاس بلاؤں کا ایک جام ہوتا ہے جو اس کے وجود اور
استعداد کے مطابق ہوتا ہے، افراد کے جام بلاؤں سے پُر ہیں، لیکن خدا سبھی کو دوست
رکھتا ہے۔

۲۳۸۔ انبیاء اور ائمہ علیہم السلام یہ بتانے کے لئے نہیں آئے کہ لوگ دنیا
سے بالکل بے بہرہ رہیں بلکہ وہ آئے تا کہ ہمیں عزت وسعادت والی دنیاداری کا
طریقہ بتائیں۔

https://downloadshiabooks.com/

۲۳۹۔ خدا کرے کہ ہم اپنے حق میں سودمند شغل کو تشخیص دیں اور اس پہ ثابت قدم رہیں، ہر روز ایک نئی فکر ذھن میں نہ لائیں اور نہ ہر لحہ ایک نیا رنگ اپنائیں۔

۲۴۰۔ ہم گزرے ہوئے لوگوں سے عبرت لیں کہ ہم بھی اُن ہی کی طرح موت سے نزدیک ہیں، اور عمر کے بچے ہوئے چار دن کے بارے میں یہ خیال نہ کریں کہ وہ چار لاکھ سال کے برابر ہوں گے۔

۲۴۱۔ انسان کو اپنے اعمال کا مُراقِب (نگراں) رہنا چاہیئے تاکہ اُن اعمال کے اچھے اور برے آثار و نتائج کو دیکھ سکے۔

۲۴۲۔ اپنے عیوب اور ان کی اصلاح کے تئیں ہمیں خود کے ہر روز کے حساب و کتاب کے جانچنے کی فرصت نہیں ہے، چہ جائیکہ لوگوں کا حساب و کتاب۔

۲۴۳۔ ہمیں اپنی فکر اور اپنی اصلاح کرنا چاہیئے، اگر ہم خود پہ دھیان نہ دیں اور خود کی اصلاح نہ کریں تو دوسروں کی اصلاح نہیں کر سکتے ہیں۔

۲۴۴۔ ہمیں یہ جان لینا چاہیئے کہ مطلوب بس ایک چیز ہے اور وہ خدا کی بندگی ہے۔ اور خدا کی بندگی، خدا کی اطاعت میں ہے، اور خدا کی اطاعت، اعتقاد و عمل دونوں میں خدا کی معصیت کے ترک کرنے میں ہے۔

۲۴۵ ۔ غفلت کی دنیا، اِنس و جن کے شیاطین کی خاطر آمادہ ہونے کی دنیا ہے۔

۲۴۶۔ ہمیں خدا سے یہ دعا کرنا چاہیئے کہ وہ ہر آن، تمام معنوی و مادّی،

باطنی وظاہری اور اخروی ودنیوی آفات وبلیات سے ہمیں محفوظ رکھے۔

۲۴۷۔ اگر آپ نے اپنی اصلاح کر لی اور اپنے اور خدا وانبیاء واولیاء کے بیچ کے موانع کو برطرف کر لیا تو خدا آپ کے اور مخلوقات کے بیچ کے معاملات کی خود اصلاح فرما دے گا۔

۲۴۸۔ ہمیں جان لینا چاہیئے کہ تمام مراحل میں ہمارا علاج (کہ جس سے ہم بے نیاز نہیں ہیں اور جس کے بغیر ہماری مشکل ختم نہ ہوگی) نفس کی اصلاح ہے۔

۲۴۹۔ اگر انسان سچ مچ مومنین ومومنات کے لئے دعا کرے اور خود کے لئے دعا نہ کرے تو اس کے لئے فرشتہ دعا کرتا ہے۔

۲۵۰۔ الٰہی حقوق (جیسے خمس، زکات، صدقہ) کی ادائیگی، مال کی زیادتی اور پاکیزگی کا سبب ہوتی ہے، اور اگر کوئی شخص ان حقوق کی ادائیگی کرتا رہے تو اس کے مال میں ترقی اور اضافہ ہوتا ہے۔

۲۵۱۔ ہر شخص کو شب و روز میں اپنا تھوڑا وقت دینی علوم حاصل کرنے میں صرف کرنا چاہیئے چاہے شب و روز میں ایک گھنٹہ سہی۔

۲۵۲۔ جو شخص اپنے سے نیچے کے افراد کی طرف نظر ڈالے اور الحمد للہ کہے تو در حقیقت یہی شکر گزاری، بے نیازی کا سبب بن جاتی ہے، خود یہی شکر محتاج کے مالدار ہونے کا موجب بن جاتا ہے۔

۲۵۳۔ کچھ افراد توکّل کو اپنے لئے روزی مانتے ہیں، اور یہی لوگ در حقیقت غَنی (مالدار) ہوتے ہیں، انہیں باور ہوگیا ہے کہ اگر خدا پر توکل کریں تو ان

https://downloadshiabooks.com/

کی روزی ان تک پہنچ کر رہے گی اور اگر نہ پہنچی تو انہیں پتہ چل جاتا ہے کہ وہ روزی ان کے لئے لازم نہیں تھی۔

۲۵۴۔ غنی اور مالدار ہونا مقدمہ کی حیثیت رکھتا ہے اور اس لئے ہوتا ہے کہ انسان آسودہ ہو کر زندگی گزارے، خدا پر توکل رکھنے والا انسان، اس مقدمہ کے بغیر بھی آسودہ زندگی گزارتا ہے۔

۲۵۵۔ خدا توفیق دے کہ ہم یقینی امور سے خارج نہ ہوں اور سفر و حضر اور تمام حالات میں صرف یقینی امور کی پیروی کریں کہ ایسا کرنے میں پشیمانی نہیں ہوگی۔

۲۵۶۔ انسان کو انسانیت اور حصولِ معرفت کی راہ میں مراقبہ (اعمال و افعال کی نگرانی) کی ضرورت ہے، جب تک مراقبہ کی منزل تک نہ پہنچے، سب بے فائدہ ہے۔

۲۵۷۔ تھوڑا علمِ دین حاصل کرنا ہر شخص پہ واجب ہے کہ اگر ضرورت پڑے تو مسائل کی کتابوں کی طرف رجوع ہو کر اپنے مسئلے کو سمجھ سکے۔

۲۵۸۔ اگر علم اور عمل دونوں ساتھ ہوں تو پھر کوئی کمی نہیں ہے، جب انسان اپنے علم کے مطابق عمل کرتا ہے تو پھر کسی انتظار کی ضرورت نہیں رہتی ہے، باقی سب خدا کے ذمّے ہوتا ہے۔

۲۵۹۔ عرفانی درجات اور کرامات کے دیوانے نہ بنو کہ بسا اوقات اس طرح کے کام تمہیں جہنم رسید کر سکتے ہیں۔

۲۶۰۔ جو کچھ گمراہی اور فساد کے سرغنوں میں بالفعل (سرِدست) موجود ہے وہی کچھ ہم میں سے ہر اُس شخص میں بالقوّہ موجود ہے جس کی خدا حفاظت نہ کرے یا جسے وہ معصوم نہ ٹھہرائے۔

۲۶۱۔ اگر جھوٹ اور غیبت کا دروازہ کھل جائے تو پھر معصیت اور سرکشی کی کوئی حد نہیں رہ جاتی ہے۔

۲۶۲۔ مقربینِ بارگاہ کو سقوط (انحطاط) کا خوف ہوتا ہے نہ کہ صرف آتشِ جہنم کا "صَبَرْتُ عَلىٰ عَذَابِكَ فَكَيْفَ اَصْبِرُ عَلىٰ فِرَاقِكَ" (مانا کہ تیرے عذاب پہ صبر کرلوں گا لیکن تیری جدائی پر مجھے کیونکر صبر آئے گا)۔

۲۶۳۔ اگر کوئی سجدہ کو طول دیتا ہے تو اس سے شیطان بڑا ناراض ہوتا ہے۔

۲۶۴۔ بلا صدقے سے دور ہوجاتی ہے چاہے وہ کتنی ہی مستحکم کیوں نہ ہو چکی ہو، صدقہ دینے سے بالفعل جو کمی آجاتی ہے یہ کمی زیادتی کا موجب اور نزولِ رزق کا سبب بنتی ہے۔

۲۶۵۔ آزمائشیں اس لئے ہوتی ہیں تاکہ ہمیں یقین پیدا ہو۔

۲۶۶۔ جس شخص کو یقین ہو کہ وہ خدا کے محضر میں ہے اور خدا اسے دیکھ اور سن رہا ہے تو وہ گناہ نہیں کرسکتا ہے، ہماری ساری خرابیاں اس بات سے پیدا ہوتی ہیں کہ ہم خدا کو حاضر و ناظر نہیں مانتے ہیں۔

۲۶۷۔ ہم پروانے کی طرح کیوں نہیں ہوجاتے کہ پروانہ بنکر نورِ معنوی کی طرف بھاگیں۔

https://downloadshiabooks.com/

۲۶۸۔ ہمارا احادیث سے سروکار ہونا چاہئے، اُن کا مطالعہ کرتے رہنا چاہئے کیونکہ شِفاء انہی احادیث میں ہے۔

۲۶۹۔ ہر روز وسائل الشیعہ کی کتاب 'جہاد النفس' سے ایک روایت کا مطالعہ کیجئے اور اس کے روشن مطالب میں زیادہ غور کیجئے، پھر آپ اپنے اندر خود محسوس کریں گے کہ ایک سال پورا ہوتے ہوتے آپ بدل چکے ہیں۔

۲۷۰۔ میں بار بار کہہ چکا ہوں اور پھر کہہ رہا ہوں کہ جو اس بات کا یقین کرلے کہ ''جو شخص خدا کو یاد کرے گا خدا اس کا ہم نشین ہوگا'' تو پھر اسے کسی موعظہ کی ضرورت نہیں ہے۔

۲۷۱۔ جس چیز کا تمہیں علم ہو اس پر عمل کرو اور جس چیز کا علم نہیں ہے اس میں احتیاط کرو یہاں تک کہ وہ چیز واضح ہو جائے اور اگر واضح نہ ہو سکے تو جان لو کہ بعض ایسی چیزوں کو تم نے پامال کیا ہے جن کا تمہیں علم تھا۔

۲۷۲۔ غفلت والوں کے ساتھ زیادہ نشست و برخاست رکھنے سے دل کی قساوت و سیاہی میں اور عبادات و زیارات سے وحشت پیدا ہونے میں اضافہ ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ عبادات و زیارات اور تلاوت وغیرہ سے حاصل شدہ اچھی کیفیتیں، ضعیف الایمان افراد کے ساتھ ہم نشینی اختیار کرنے سے بے حالی اور نقص میں بدل جاتی ہیں۔

۲۷۳۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہم تو ترکِ معصیت کے مرحلے سے گزر چکے ہیں، جب کہ وہ اس بات سے غافل ہیں کہ معصیت، مشہور و معروف

گناہان کبیرہ ہی میں منحصر نہیں ہے، بلکہ گناہان صغیرہ کا اصرار بھی گناہ کبیرہ ہوتا ہے۔

۲۷۴۔ کوئی ذکر، عملی ذکر سے بڑھ کر نہیں ہے، اور کوئی عملی ذکر، اعتقادی اور عملی امور میں معصیت ترک کرنے سے بالاتر نہیں ہے۔

۲۷۵۔ ہمارا مقصد یہ ہو کہ ساری عمر، خدا کی یاد اور اس کی اطاعت و عبادت میں صرف ہوتا کہ ہم اپنی امکانی حد میں قربِ خدا کے آخری درجے پر پہنچ جائیں۔

۲۷۶۔ کیا یہ ممکن ہے کہ خدائے قادر کی اطاعت کے اسلحے کے بغیر، ہمارا قافلہ اِس پُر خطر راستے سے سلامتی کے ساتھ منزل تک پہنچ جائے؟!

۲۷۷۔ دلوں کی شفاء، حضور قلب کے ساتھ عبادات کی بجا آوری میں ہے، ہمیں ہر وقت عبادات میں حضور قلب کی تقویت کے لئے کوشاں رہنا چاہئے، اور علم اور اُنسِ عبادت میں اضافے کے سوا، خواب یا بیداری میں کسی طرح کے آثار سے واسطہ نہیں ہونا چاہئے۔

۲۷۸۔ **سوال:** میں عزم رکھتا ہوں کہ خدا کا قرب حاصل کروں اور سیر وسلوک کا طریقہ اختیار کروں، اس کا راستہ کیا ہے؟

جواب: بسمہ تعالیٰ: اگر آپ سچے خواہشمند ہیں تو ترکِ معصیت، ساری عمر کے لئے کافی ووافی ہے، چاہے ہزار سال کی ہی عمر کیوں نہ ہو۔

۲۷۹۔ **سوال:** عبادتوں میں سستی اور کاہلی دور کرنے کے لئے کیا کرنا چاہئے؟

https://downloadshiabooks.com/

جواب: نشاط کے اوقات میں مستحبی عبادات میں مشغول رہئے اور سستی کے اوقات میں صرف واجبات پر اکتفاء کیجئے۔

۲۸۰۔ سوال: نذر وقسم کے ساتھ اخلاقی عزائم کرتا ہوں، کچھ عرصے بعد ہی میرا عزم سست پڑ جاتا ہے اور میں شکست کھا جاتا ہوں بتایئے کیا کروں؟

جواب: اگر ایک منٹ بھی خود کو خدا کی یاد میں پائیں تو اختیاراً خود کو اس حالت سے الگ نہ کریں، اور غیر اختیاری غفلت کو اہمیت مت دیں۔

۲۸۱۔ دعا قبول ہونے کی شرط، معصیت کا ترک کرنا ہے، کبھی مصلحت، تاخیر میں تو کبھی زیادہ بہتر سے تبدیل کر دینے میں ہوتی ہے، دعا کرنے والا سمجھتا ہے کہ دعا قبول نہیں ہوئی، جبکہ اہلِ یقین، حقیقت کو خوب سمجھتے ہیں۔

۲۸۲۔ ایسے افراد کے ساتھ نشست و برخاست رکھئے جن کو دیکھتے ہی خدا کی نیز اس کی طاعت کی یاد میں پڑ جایئے، نہ کہ ایسے افراد کے ساتھ جو معصیتوں کی فکر میں رہتے اور انسان کو یادِ خدا سے روک دیتے ہیں۔

۲۸۳۔ ہمیں جان لینا چاہئے کہ ہمارا علاج، نفس کی اصلاح ہے تمام مراحل میں، اور ہم اس سے بے نیاز نہیں ہو سکتے ہیں اور اس کے بغیر ہمارا کام بھی پورا نہیں ہو سکتا ہے۔

۲۸۴۔ خدا جانتا ہے کہ انسان جو ایک صلوات بھیجتا ہے اور کسی مرحوم کو ہدیہ کرتا ہے، اسی ایک صلوات کی کیا معنویت، کیا کیفیت اور کیا واقعیت ہوتی ہے۔

۲۸۵۔ یہ آنسو، لقائے الٰہی کے شوق اور رضوانِ الٰہی کے حصول کی خاطر

سارے انبیاء کا طریقۂ کار تھا، یہ اشکِ چشم، اعلیٰ علیین سے تعلق رکھتا ہے۔

۲۸۶۔ جو لوگ کوئی اہم حاجت رکھتے ہیں انہیں چاہئے کہ اُنھی نمازوں اور عبادتوں میں سے کسی ایک کو بجالائیں جو حاجت کے لئے ذکر کی گئی ہیں، اور اگر وہ اطمینان اور وثوق حاصل کرنا چاہیں اور اپنی حاجت کو بغیر کسی شک وشبہ کے پانا چاہیں تو اس بات کی طرف دھیان دیں کہ نماز و دعا اور طلبِ حاجت کے بعد سجدے میں جائیں اور سجدے میں جاکر پوری کوشش کریں کہ مکھی کے پَر کے برابر سہی ان کی آنکھ نم ہو جائے، کہ یہ اس بات کی علامت ہے کہ کام ہو گیا۔

۲۸۷۔ انسان کی روح اگرچہ لباسِ گِل، زیبِ تن کئے ہوئے ہے لیکن نہایت اوج اور بلندی پر جانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

۲۸۸۔ ہماری سب سے بڑی بدبختی یہی ہے کہ ہمارا علم ہمارے عمل سے ہم آہنگ نہیں ہوتا ہے۔

۲۸۹۔ اگر انسان کامل ہو جائے تو موجوداتِ عالم کی تسبیح کو بیداری میں سننے اور دیکھنے لگ جاتا ہے۔

۲۹۰۔ درحقیقت، پیغمبر اکرمؐ اِسی شب زندہ داری، سَحَر خیزی اور اُنسِ شب کی بدولت معارفِ الٰہی کو حاصل کرتے تھے... ہاں وہ خاص لمحات اور وہ رحمتِ الٰہی، سب کچھ سَحَر میں، سَحَر میں سحر میں!

۲۹۱۔ انسان کو ہمیشہ ذکرِ الٰہی میں رہنا چاہئے کیونکہ جو شخص دائم الذکر ہوتا ہے وہ ہمیشہ خود کو خدا کے محضر میں پاتا اور مسلسل خدا سے ہم سخن رہتا ہے۔

https://downloadshiabooks.com/

۲۹۲۔ کتنی اچھی بات ہے کہ انسان، عبادت اور کار خیر انجام دے کر یہ کہے کہ میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا لیکن اگر دوسروں سے اچھا اور نیک کام دیکھے تو کہے کہ مثلاً فلاں صاحب نے کتنا اچھا اور بڑا کام انجام دیا ہے۔

۲۹۳۔ ساری اخلاقی پستیاں، خدا کی معرفت میں کمزوری کی وجہ سے ظاہر ہوتی ہیں، اگر انسان سمجھ لے کہ خدا ہمیشہ اور ہر حال میں ہر اچھے سے اچھا ہے تو اس کے اُنس سے کبھی جدا نہ ہوگا۔

۲۹۴۔ اگر ہم اپنے مولا پر اتنا اعتماد کر لیں جتنا اعتماد ننھا بچہ اپنے ماں باپ پہ کرتا ہے تو پھر کام بن جائے۔

۲۹۵۔ اگر ہمیں جنت اور خُلدِ بریں کا یقین ہوتا تو الٰہی احکام وقوانین کی اس قدر مخالفت نہ کرتے۔

۲۹۶۔ اگر ہم خود کو گناہوں کے ارتکاب سے نہ روکیں تو ہماری حالت، آیاتِ الٰہی کے انکار، تکذیب اور استہزا کی منزل میں پہنچ جائے گی یا اُس مقام پہ جا پہنچے گی کہ ہم رحمتِ الٰہی سے ناامید ہو جائیں گے۔

۲۹۷۔ مومنین کے ایمان واطمینان کے درجات ہوتے ہیں، اور اس بات کا امکان ہوتا ہے کہ ایمان کے عالی درجات سے، عیان کی منزل میں جا پہنچیں اور ان کا اطمینان ویقین اونچا ہوتا رہے۔

۲۹۸۔ سارا فساد، خرابی، ہنگامہ اور شور وغل جو روئے زمین پر ہوتا آیا ہے اور آج بھی ہے اور کل بھی رہے گا وہ انہی کھانے اور پینے کی چیزوں کی وجہ سے ہے،

کیونکہ تکالیف کا رخ غضب اور شہوت کی جانب ہوتا ہے اور [illegible] کا لینا ہی ان کا موجب بنتا ہے۔

۲۹۹۔ انبیاء کا واسطہ خدا سے تھا، اور جہاں انہیں مشکل پیش آتی فقط خدا کی طرف متوجہ ہو جاتے اور خوشی میں بھی خدا کو یاد رکھتے تھے اس طرح سے کہ گویا وہ دیکھتے ہوں کہ ہر چیز کا سرچشمہ، فقط خدا کی ذات ہے۔

۳۰۰۔ اہلبیت علیہم السلام کی دعاؤں کی نوعیت کی پابندی [illegible] دعاؤں کے ساتھ ہم نشینی اور اُنس ومحبت پیدا کرنا ہے۔

۳۰۱۔ مادّیات، دنیا اور اسبابِ راحت سے راحت میسر نہیں آتی بلکہ "اَلا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ" یاد رکھو صرف خدا کی یاد سے دلوں کو اطمینان میسر آتا ہے، نہ کہ ملک وملکوت کا مالک ہونے سے، لہٰذا ہمیں سعی کرنا چاہئے کہ ہمارا اضطراب اور تزلزل برطرف ہو اور پردے ہٹ جائیں۔ اور سب سے بڑا پردہ تو خود ہم ہیں:

تو خود حجابِ خودی حافظ از میان برخیر

(حافظ! تم خود ہی اپنا حجاب بنے ہوئے ہو لہٰذا تم بیچ سے ہٹ جاؤ۔)

۳۰۲۔ انسان جو کہ سوکھی روٹی سے سیر ہو سکتا ہے یا سبزی اور دال روٹی سے جی سکتا ہے تو پھر دنیا اور مالِ دنیا کی اس قدر حرص وہوس کس لئے؟!

۳۰۳۔ ہم خود کو مریض ہی نہیں مانتے ہیں، ورنہ علاج تو آسان ہے۔

۳۰۴۔ پہلے کے علماء جو علم وعمل میں اس قدر کامیاب تھے اور ان کی عمر بابرکت ہوا کرتی تھی اور فکری انحراف سے وہ محفوظ رہا کرتے تھے، اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ

https://downloadshiabooks.com/

حلال غذا استعمال کرتے اور شبہہ والی غذاؤں سے اجتناب کیا کرتے تھے۔

۳۰۵۔ اگر ہم خدا کو ہر جگہ ناظر و حاضر مانیں تو ہمیں کیسا ہونا چاہئے ؟!

اُس ذات کے روبرو جس کی ہم سے جدائی محال ہے اور جو ہم پر ہر جگہ حاضر و ناظر ہے ہمیں کیسا ہونا چاہئے؟ معصیت کا مرتکب نہیں ہونا چاہئے، اس کے حاضر و ناظر ہونے کا احساس جس قدر مستحکم ہوتا جائے گا انسان اُسی قدر محفوظ و مامون ہوتا چلا جائے گا اور جس قدر یہ احساس کمزور ہوتا جائے گا اس کا تحفظ و امن اسی قدر کم ہوتا چلا جائے گا۔

۳۰۶۔ آیۂ کریمہ: "اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ" (یاد رکھو صرف خدا کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے) یہ آیت دلوں کے اطمینان و سکون کے سبب کو ذکر خدا میں منحصر مانتی ہے، اس بنا پر اگر ہمیں اطمینان و سکون حاصل نہیں ہے تو کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم "ذاکر" ہیں۔

۳۰۷۔ اگر ہم خدا کے ساتھ اپنا حساب صاف کر لیتے تو دوسرے حساب خود بخود پاک صاف ہو جاتے۔

۳۰۸۔ ہم درد کو جانتے ہیں لیکن اپنے علاج کی فکر میں نہیں ہیں۔ دوا کی بھی تشخیص کر لیتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے: "فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰاهَا" (پس خدا نے انسان کو گناہ اور تقویٰ کا الہام کر دیا) لیکن اپنے علاج کی فکر نہیں کرتے ہیں۔

۳۰۹۔ ہماری حسرت اس بات پر ہے کہ ہم نے بعض ایسے علماء کو دیکھا ہے کہ ان کے اور ہمارے درمیان معنوی درجات کے لحاظ سے بہت تفاوت ہے۔ اس

حد تک کہ گویا ان کے اور ہمارے بیچ میں کئی سو سال کا فاصلہ ہے۔

۳۱۰۔ بعض افراد اس درجہ حیادار ہوتے ہیں کہ ساری تنگدستی اور ناداری کے باوجود اپنی احتیاج کا اظہار کرنے کو تیار نہیں ہوتے ہیں! کیا ہمسایوں اور مخیّر لوگوں کو نہیں چاہئے کہ اس طرح کے افراد کی مدد کیا کریں۔

۳۱۱۔ اگر کوئی مسلمان آدمی چاہتا ہے کہ اسلام کی تہذیب اور تمدن سے آراستہ ہو اور دوسروں کو اسلام کی حقانیت کی دعوت دے یا مسلمان افراد کو اسلام پہ باقی اور ثابت قدم رکھے تاکہ وہ مختلف کافر ملکوں کی طرف فرار نہ کریں تو اسے چاہئے کہ اسلام کے حقوق اور حدود کو مکمل طور پر جانے اور ان کے مطابق عمل کرے۔

۳۱۲۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: "وَمَنْ اَحْیَاهَا فَکَاَنَّمَا اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا" (مائدہ، آیہ ۳۲) جو شخص کسی ایک انسان کو زندہ کر دے گویا اس نے سارے لوگوں کو زندہ کیا ہے، اس آیۂ کریمہ میں حیات (زندگی) سے مراد، دین میں ضلالت و گمراہی سے نجات دینا ہے۔

۳۱۳۔ کیا اتنی ساری مصیبتوں کے باوجود جو مسلمانوں کے اوپر آرہی ہیں، ہمارے اندر التجا (خدا کی بارگاہ میں پناہ لینے) کی کیفیت پیش نہیں آنا چاہئے؟!

۳۱۴۔ آیۂ کریمہ: "وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَا اَصَابَکَ" (لقمان، آیہ ۱۷) (امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرو اور جو مصیبت تم پر نازل ہو اس پر صبر کرو)۔ اس آیۂ کریمہ سے استفادہ ہوتا ہے کہ صبر و تحمل کرنا، بُرا بھلا سننا، اور اسے حلوا اور لذیذ و شیریں چیزوں کی طرح قبول کرنا،

https://downloadshiabooks.com/

امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا لازمہ ہے۔

۳۱۵۔ ساری پریشانیاں خود ہمارے ہاتھوں پیش آتی ہیں یعنی چونکہ ہم خد
کی اطاعت کو اپنے ہاتھوں ترک کرتے اور اس کی معصیت کو اپناتے ہیں لہٰذا چاروناچا
ہمارے اعمال کی سزا پریشانیوں اور بلاؤں کی صورت میں ہمارے سامنے آتی ہے۔

۳۱۶۔ خدا کرے کہ ہم خود سے راضی نہ ہوں، کہ اگر خود سے راضی ہو
تو عبودیّت و بندگی کے سلسلے میں ہرگز ربوبیت کا حق ادا نہ کرسکیں گے! ہم ہیچ (کچھ نہ
ہونے کے باوجود خود کو سب کچھ سمجھتے ہیں۔

۳۱۷۔ ہماری پسماندگی کی وجہ یہ ہے کہ ہم شبہ والے مال کام میں لا
اور مصرف کرتے ہیں، شبہہ والا مال، شبہہ اور تذبذب ایجاد کرتا ہے۔

۳۱۸۔ ہر شخص کو اپنے اور خدا کے سامنے اپنے اعمال کے تئیں بدگمان ہ
رہنا چاہئے۔

۳۱۹۔ خدا کرے کہ انسان کو یقین کی روزی نصیب ہوجائے!...کیا خوب
ہے کہ انسان روزی کے معاملے کی طرف سے بے فکر رہے، کیونکہ روزی کا ہمّ وغم، کام
کی تکلیف سے زیادہ بُرا ہوتا ہے، جو شخص روزی کے ہمّ وغم میں مبتلا رہتا ہے وہ رات
دن کام کرتا رہتا اور مسلسل روزی کا غم کھاتا رہتا ہے۔

۳۲۰۔ ہمارے اندر دعا کی کیفیت، دل کی شکستگی اور وہ سوز و آہ نہیں ہے ک
جب دل سے نکلے تو تیر بہدف ثابت ہو، ہاں ہمارے یہاں تو بس زبان کا لقلقہ ہوتا ہے۔

۳۲۱۔ مصیبتوں میں اور بلاؤں کے برطرف ہونے کے لئے دعا او

توسُّل سے دستبردار نہیں ہونا چاہئے۔

۳۲۲۔ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی دعا قبول ہو اسے جو شخص مصیبت میں ہے اس کی
نجات کے لئے دعا کرنا چاہئے تا کہ اُس فرشتے کی دعا اُس کے شامل حال ہو جس کی
دعا یقینی طور پر مستجاب ہے۔

۳۲۳۔ یہی مستحبات انسان کو بڑے بڑے درجات پہ پہنچاتے ہیں۔

۳۲۴۔ عبادات میں، ہم سے پہاڑ توڑنے کا مطالبہ نہیں کیا گیا ہے۔
عبادات میں سب سے زیادہ سخت، نماز شب کا پڑھنا ہے جو کہ در حقیقت سونے کا ٹائم
بدلنا مانگتا ہے نہ یہ کہ بالکل ہی نہ سونا۔ بلکہ آپ آدھا گھنٹہ پہلے سو جائیں تا کہ آدھا
گھنٹہ پہلے بیدار ہو جائیں۔

۳۲۵۔ حضرت یوسف کے قصّے میں آیا ہے کہ: "اُخْرُجْ عَلَيْهِنَّ"
(سورۂ یوسف، آیۂ ۳۱) یعنی ان (عورتوں) کے سامنے نکل کر آؤ، یہ صرف ایک دیدار
تھا اور حضرتِ یوسف کا جمال دیکھنے کے بعد انہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور بے
اختیار ہوگئیں!...تو اربابِ شہود کہ جن کا کشف (اُن عورتوں کی بہ نسبت) کہیں زیادہ
قوی ہے وہ بھی جمال و کمالِ مطلق کے مشاہدہ کے بعد کیسے غیر اللہ کو یکسر نظر انداز نہ
کردیں؟!

۳۲۶۔ کیا یہ ممکن ہے کہ جستجو اور طلب میں خلوص و صداقت ہوتے ہوئے
باوجود انسان کو ہدایت اور آیاتِ معرفت کی نشاندہی نہ ہو؟!

۳۲۷۔ خدا کرے کہ ہمارے علوم و معارف اُس نہر کے مانند کہ جس

https://downloadshiabooks.com/

سے متصل ہوتی ہے ایک طرح کا ارتباط واتصال، منبع وسرچشمے سے رکھتے ہوں چا
وہ ایک باریک دھاگے ہی جیسا ارتباط کیوں نہ ہو۔ ورنہ پانی سے بھرا ہوا ایک حوض بھ
سرچشمے سے اتصال کے بغیر، فائدے، دوام اور تازگی سے خالی ہوتا ہے۔

۳۲۸۔ جو بلند و بالاتر جمال کا طالب ہوتا ہے وہ کمتر اور پست تر کی طرف
سے بے اعتناء ہوتا ہے۔

۳۲۹۔ کیا خَرقِ حجابات (یعنی انسان اور خدا کے درمیان حائل پردو
اور موانع کو برطرف کرنے) کے لئے کلہاڑی اور پھاوڑے کی ضرورت ہے؟! نہیں
بلکہ اس کا بہترین ذریعہ مثلاً نماز ہے، تو کیا ضروری ہے کہ ہم حالتِ نماز میں کلہاڑ
اور پھاوڑا اپنے ساتھ لے جائیں اور حجابات کے ساتھ نبرد آزمائی کرنے لگیں؟!

۳۳۰۔ خدا کے علاوہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو ہماری مدد کر سکے!...کل
خدا کے سوا ہر چیز کو فنا ہونا ہے، "وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى" (سورۂ طٰہٰ، آیہ ۷۳) صرف خ
ہے جو کہ خیر اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔

۳۳۱۔ اگر ہم راستے سے ذرا سا بھی منحرف ہو جائیں تو جنّ وانس ک
شیاطین ہم پر مسلّط ہو جائیں گے، اگر کسی کو کامیابی اور نجات کا راستہ مل گیا، تو ا
آسودہ خاطر رہنا چاہئے کہ مقصد یہی ہے، ہم عملاً عہد کریں کہ راہِ خدا میں رہیں گے ا
اِس کے برخلاف کا عزم وارادہ نہ کریں اور گناہانِ صغیرہ کے قریب نہ جائیں۔

۳۳۲۔ اللہ کی ہدایت اور بندے کے جہاد میں سے ہر ایک کے درجا
ہوتے ہیں، اور بندے کے جہاد و کوشش کا ہر درجہ، ہدایت الٰہی کے ایک درجے کا حا

ہوتا ہے۔

۳۳۳۔ یہ بات بھی فریضہ پہ عمل کرنے سے تعلق رکھتی ہے کہ
تمام قسموں کے ساتھ ہم قرآن کی بھی کماحقُّہ تلاوت کریں اس طرح سے کہ
میں پہلی دفعہ والی تلاوت سے الگ کچھ استفادہ کریں، نیز ہر نماز میں اس سے پہلے والی
نماز سے جدا کچھ حاصل کریں، نہ یہ کہ بغیر کسی کمی وزیادتی کے بس (پہلے والے ہی کی)
تکرار کرتے رہیں۔

۳۳۴۔ واقعاً دینی اور دنیوی امور میں، عقل وشعور، ہوشیاری اور چالاکی
خدا پسند چیز ہے اور یہی فہم وشعور انسان کو دنیا کی ہلاکتوں اور آخرت کے عذاب سے
نجات دلاتا ہے۔

۳۳۵۔ جو کچھ بھی ہے وہ ہماری نااہلی اور نالیاقتی کی وجہ سے ہے جب
تک کہ ہم خراب نہ ہو جائیں جو کچھ اوپر سے ہم پر نازل ہوتا ہے وہ خراب نہیں ہوتا ہے
بلکہ ہم ایسا کام کرتے ہیں کہ بارشِ رحمت ہمارے لئے مصیبت اور عذاب بن جاتی ہے۔

۳۳۶۔ بعض اوقات، بعض انسانوں سے ایسے بڑے سخت اور شاق کام
انجام پا جاتے ہیں کہ جن کے انجام دینے سے دوسرے عاجز ہوتے ہیں لیکن ایسے
لوگوں سے اپنی نوع کے افراد کو کوئی اہم فائدہ نہیں پہنچتا ہے۔

۳۳۷۔ ایسا شخص بہت کم ملے گا جس کی زندگی اس کے حسب منشا
ہو، دنیا کا ہر عیش ونوش، سیکڑوں تلخی اور ناگواری لئے ہوتا ہے۔ اگر کسی نے دنیا کو
طرح پہچانا اور قبول کر لیا تو بیوی، پڑوسی وغیرہ کی ناگوار خاطر باتیں

https://downloadshiabooks.com/

رنجیدہ ہوگا، کیونکہ وہ دنیا سے اِس سے زیادہ توقع نہیں رکھے گا کہ دنیا بَلا خانہ ہے۔

۳۳۸۔ بَشر کا اختلاف، علم وجہل کے اعتبار سے ہوتا ہے، اور انسانوں کی قدر وقیمت بھی علم سے ہوتی ہے نہ کہ مال سے۔

۳۳۹۔ گویا ہماری پسماندگی کی وجہ، ترکِ مستحبات ہے، سابق کے علماء اس کے پابند ہوا کرتے تھے جیسے زیارت، دعا، تلاوتِ قرآن، اولِ وقت کی نماز وغیرہ اور ترکِ مکروہات کرتے تھے جیسے طلوعِ فجر اور طلوعِ آفتاب کے بیچ میں سونا وغیرہ

۳۴۰۔ آج کا کام کل پہ ٹالنا ضَرر ہے کیونکہ ہر کل کا اپنا کام ہوتا ہے، آج کا دن گذر گیا تو وہ ہاتھ سے نکل گیا، اس کا تدارک ہی نہیں ہوسکتا۔

۳۴۱۔ توفیق کا، سرمایہ سے، مالداری و ناداری سے اور خواب و بیداری سے کوئی ربط نہیں ہے بسا اوقات انسان کے پاس سرمایہ ہوتا ہے لیکن اسے کارِ خیر کی توفیق نہیں ہوتی اور کبھی انسان کم آمدنی والا ہوتا ہے لیکن پُر خیر و برکت ہوتا ہے۔

۳۴۲۔ اگر کوئی شخص، ہدایت اور معرفتِ خدا کا طالب ہو اور اس کی طلب میں سنجیدگی اور خلوص ہو تو اللہ کے اذن سے در و دیوار اس کی ہدایت کرنے لگ جاتے ہیں۔

۳۴۳۔ خدا مصیبتوں اور بلاؤں کو بغیر حکمت و مصلحت کے نازل نہیں کرتا بلکہ ہماری دعا اور تضرع وزاری کی خاطر نازل کرتا ہے، اس لئے اُن بلاؤں کو دور کرنے کے لئے دعا اور اس کی بارگاہ میں تضرّع وزاری، ضروری ولازم ہے۔

۳۴۴۔ کبھی ہم شریعت کے واضح اور آسان احکام و مسائل پر جن کو ہم جانتے ہیں عمل نہیں کرتے ہیں اور پھر معرفت، اخلاق اور تربیت کے اساتذہ کے پاس

جاتے اور ان سے بھاری ذکر اور ضرورت سے اونچے مطالب کا مطالبہ کرتے ہیں...یہ اس بات کی علامت ہے کہ ہم صحیح راستے سے اوپر جا کر معنویت کے بلند درجات و کمالات کو حاصل نہیں کرنا چاہتے ہیں۔

۳۴۵۔ ایسے ظلم وستم کا دنیا میں وجود ہی نہیں ہے جس میں ظالم سے کوئی تلافی اور انتقام کی صورت نہ نکلتی ہو۔

۳۴۶۔ جو شخص بھی توجُّہ، التفات اور بصیرت رکھتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ اس دنیا کے پیچھے ایک غیبی اور معنوی دنیا بھی وجود رکھتی ہے اور یہی اس بات کے لئے کافی ہے کہ اسے عالَمِ غیب کے مبدأ (سرچشمہ) کا یقین ہوجائے۔

۳۴۷۔ تھے ایسے افراد کہ اگر ان سے معصیت یا خطا سرزد ہوجاتی یا ناپاک غذا کھا لیتے تو متوجہ ہوجاتے اور کہتے کہ ہم تاریکی میں چلے گئے، ہمارے لئے حجاب وجود میں آگیا۔

۳۴۸۔ اگر ہم خود کو اور کمالِ خودی کو چاہتے ہیں تو ہمیں خدا کا دوست بننا پڑے گا اور اگر ہم خدا کے دوست ہیں تو ہمیں نبیؐ اور وصیِّ نبیؐ کا دوست بننا پڑے گا جو کہ فیوضِ الٰہی کے واسطے ہیں، تو کیمیائے سعادت وخوش بختی، خدا کی یاد ہے اور وہی ہے جو سارے عضلات کو سعادتِ مطلقہ کے اسباب کی جانب تحریک کرتی ہے۔

۳۴۹۔ خلقت کا مقصد، عبودیت ہے، "وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ" (سورۂ الذّاریات، آیۂ ۵۶) اور عبودیت کی حقیقت، ترکِ معصیت ہے اعتقاد میں بھی جو کہ قلب کا عمل ہے، اور عمل میں بھی جو کہ اعضاء وجوارح سے تحق

https://downloadshiabooks.com/

رکھتا ہے۔

۳۵۰۔ مَلکہ کے طور پر معصیت کا ترک کرنا میسّر نہیں آسکتا مگر یہ کہ ہر حال میں، ہر زمان و مکان میں اور ہر جلوت و خلوت میں مراقبہ اور یادِ خدا کا سلسلہ قائم و دائم رہے۔

۳۵۱۔ ہم امام زمانہؑ کو دوست رکھتے ہیں کیونکہ وہ دین کے سید و سالار ہیں، ہمارے تمام امور انہی کے وسیلے سے ہم تک پہنچتے ہیں اور انہیں پیغمبر اکرمؐ نے ہمارا سردار و امیر مقرر کیا ہے، اور ہم رسولؐ خدا کو دوست رکھتے ہیں کیونکہ خدا نے انہیں ہمارے اور اپنے بیچ کا واسطہ قرار دیا ہے اور ہم خدا کو دوست رکھتے ہیں اس لئے کہ وہی سارے خیر و خوبی کا منبع و سرچشمہ ہے، اور جملہ ممکنات کا وجود، اُسی کا مرہون فیض ہے۔

۳۵۲۔ خیر و خوبی کے منبع و سرچشمے (ذاتِ حق تعالیٰ) سے فیض حاصل کرنے کے جو وسائط ہیں اُن سے توسّل کرنا، خود اُسی کے مقرر کیے ہوئے وسائل کے تحت ہوتا ہے لہٰذا ہمیں ان کی ہدایات کے مطابق عمل کرنا اور ان کی رہنمائی کے زیر سایہ راستہ چلنا چاہئے تاکہ کامیاب ہوسکیں۔

۳۵۳۔ عملی موعظے، لفظی موعظوں سے زیادہ بہتر اور موثّر ہوتے ہیں۔

۳۵۴۔ یہ بات واضح ہے کہ ہر روز قرآن کی تلاوت، زمان و مکان کی مناسبت سے تعقیبات اور غیر تعقیبات میں دعاؤں کا پڑھنا، مسجدوں اور مَشاہدِ مشرّفہ میں آمد و شد کی کثرت، علماء اور صلحاء کی زیارت اور ان کی ہم نشینی، خدا اور رسولؐ کی پسندیدہ باتوں میں ہے، اور ہمیں روز بروز بصیرت میں زیادتی اور عبادت، تلاوت اور زیارت

سے اُنس پیدا کرنے کے سلسلہ میں کوشاں رہنا چاہئے۔

۳۵۵۔ ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ اسلام و ایمان کی [illegible] میں وہ ہماری عیدی اس بات کو قرار دے کہ ہمیں ترکِ معصیت کا [illegible] عزم حاصل ہوجائے جو کہ دنیا و آخرت کی سعادت کی کنجی ہے۔

۳۵۶۔ اگر یہ عبودیت اور ترکِ معصیت کا راستہ آخر تک مشکل ہوتا اور سہولت و رغبت پہ تمام نہ ہوتا تو خدائے قادر و مہربان کی طرف سے اس کی تکلیف اور ترغیب و تشویق ہی نہ کی جاتی۔

۳۵۷۔ ظاہر یہی ہے کہ مطلقاً ترکِ معصیت اور تمام گناہوں سے اجتناب بغیر دائمی مراقبت کے حاصل نہیں ہو پاتا ہے۔

۳۵۸۔ ہمیں عمل سے نتیجہ حاصل کرنا چاہئے، عمل کا بے نتیجہ ہونا اور نتیجہ کا بغیر عمل کے حاصل ہونا محال اور ناممکن ہے۔ ایسا نہ ہو کہ

پئے مصلحت مجلس آراستند نشستند و گفتند و برخاستند

(مصلحت کے تحت بزم آراستہ ہوئی، لوگ بیٹھے، باتیں کیں اور اٹھ کر چلے گئے)

خدا کرے کہ ہم قوّال (پُرسخن) نہ ہوں بلکہ فعّال [illegible] ہوں۔

۳۵۹۔ ہم ایک دوسرے کو نہ دیکھیں بلکہ کتاب شریعت پہ نظر رکھیں اور اپنے فعل و ترک کو کتاب شریعت سے ہم آہنگ کریں۔

۳۶۰۔ جو شخص اپنے معلومات پہ عمل کرتا ہے خدا اسے [illegible] معلوم بنا دیتا ہے۔

https://downloadshiabooks.com/

۳۶۱- اگر کسی شخص کی آدھی عمر منعمِ حقیقی (خدا) کی یاد میں گذرے اور آدھی غفلت میں، تو اس کی آدھی زندگی حیات اور آدھی زندگی موت، حساب کی جائے گی۔

۳۶۲- پروردگار سے تقرّب کا راستہ اور منعم کا شکر اس کی اطاعت میں ہے اور اِس راہ کی مشقت بس ابتدا میں ہوتی ہے پھر زیادہ عرصہ نہیں گذرتا ہے کہ اس کے تقرب کے خواستگاروں کے لئے اُس کی شیرینی ہر شیرینی سے بڑھ جاتی ہے۔

۳۶۳- **سوال:** ہم ظاہری و باطنی پستیوں میں ملوّث ہیں، ہمارا علاج کیجئے اور اس راہ کو طے کرنے میں ہماری رہنمائی فرمایئے۔

جواب: بسمہ تعالیٰ: "اَستَغفِرُ اللّٰهَ" زیادہ کہئے اور خستگی کا احساس مت کیجئے، اور خاطر جمع رہئے کہ یہی علاج ہے، "دَائُکُمُ الذُّنُوبُ وَدَوَائُکُمُ الْاِستِغفَارُ" (گناہ تمہاری بیماری اور استغفار تمہاری دوا ہے)۔

۳۶۴- **سوال:** بدگمانی برطرف کرنے کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

جواب: سب سے بڑے دشمن یعنی نفس کے بارے میں بدگمانی (جو کہ داخلی دشمن ہے) کسی اور کے بارے میں بدگمانی سے باز رکھتی ہے۔

۳۶۵- نماز شب، ساری توفیقات کی کنجی ہے۔

۳۶۶- تعلیم کے نظام میں مروّجہ طریقہ کو اپنایئے، اگر کوئی اشکال ہو تو پوچھ لیجئے! سودمند علوم میں ترقی اور پیشرفت کے لئے مشترک تعقیبات کی پابندی کیجئے، "سُبحَانَ مَنْ لَا یَعْتَدِیْ عَلٰی اَھْلِ مَمْلَکَتِہٖ" (مفاتیح الجنان)

۳۶۷- ہمیں حقیقی توبہ کو اس کے تمام مقدمات ولوازمات کے ساتھ عملی

بنانا ہوگا تا کہ گناہوں کے آثار پورے طور پر برطرف ہوسکیں۔

۳۶۸- جامع ومانع دستور العمل یہ ہے کہ ہر حلال وحرام کے موقع پر یعنی ہمیشہ خدا کو یاد رکھیں۔

۳۶۹- نیک اعمال، طاعاتِ الٰہی اور وہ چیزیں جو خدا سے تقرب کا باعث ہیں وہ سب، انسان کے ساتھ ساتھ رہتی ہیں اور انسان ان چیزوں کو یہاں سے روز قیامت اور اس کے بعد تک جہاں بھی رہے گا اپنے ساتھ لے جائے گا، انسان کے نیک اعمال اس کے باقی رہنے والے اعمال ہوتے ہیں اور کبھی فنا نہیں ہوتے ہیں۔

۳۷۰- کیا ہمیں اس سے زیادہ کی ضرورت ہے کہ بس اتنا آگاہ ہو جائیں کہ خدا ہمارے ظاہر و باطن سے آگاہ ہے؟!

۳۷۱- اگر دنیا کے بادشاہوں کو معلوم ہوجاتا کہ حالتِ عبادت میں انسان کو کیا کیا لذتیں حاصل ہوسکتی ہیں تو وہ کبھی اِن مادّی لذتوں کے پیچھے نہیں بھاگتے۔

۳۷۲- اگر آپ کو کسی چیز کے بارے میں گمان ہے اور آپ اسے یقین کی شکل میں بیان کریں تو یہ بھی جھوٹ شمار کیا جائے گا۔

۳۷۳- اگر کوئی شخص انسان کے مقصدِ خلقت کو سمجھ لے تو پھر اس کے لئے ستّر بار زندہ ہونا اور دوبارہ شہید ہوجانا بڑا شیریں ہوجاتا ہے۔

۳۷۴- نیک کاموں کے لئے خاص طور سے ایسے نیک کاموں کے لئے پیسے خرچ کرنا جن کی مذہب حقّہ والے تشخیص دیتے ہوں، مذہب کی ترویج وتعظیم ہے جیسے مجالس عزاداری، محافلِ مقاصدہ اور مذہبی عیدوں کی مناسبت سے جشن وغیرہ۔

https://downloadshiabooks.com/

۳۷۵۔ خدا جانتا ہے کہ ان اَوراد واَذکار کی تعداد میں کیا راز چھپے ہوئے ہیں اور ہر وِرد وذِکر کن امراض کے رفع ودفع میں سودمند ہے بلکہ ہم ان میں سے بعض کو جانتے اور بعض کی خبر ہی نہیں رکھتے ہیں۔

۳۷۶۔

گفتم: بہ کام وصلت خواہم رسید روزی

گفتا: درست بنگر، شاید رسیدہ باشی

(میں نے کہا: تمہارے وصال کی مراد کو ایک دن پا کر رہوں گا، وہ بولے: غور سے دیکھو شاید کہ تم مراد کو پا چکے ہو)

اگر اِس شعر کے معنی سمجھ میں آجائیں تو پھر اس آیۂ کریمہ کے معنی معلوم ہوجائیں گے۔ وہ فرماتا ہے: "سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ." (سورۂ فُصّلت، آیہ۵۳)

(ہم عنقریب انہیں اپنی نشانیاں آفاق (زمین وآسمان کے اطراف واکناف) میں اور خود ان کے اندر دکھائیں گے تا کہ اُن کے اوپر آشکار ہوجائے کہ خدا ہی بس حق ہے کیا تمہارے پروردگار کے حق ہونے کے لئے یہی کافی نہیں ہے کہ وہ ہر چیز پر مشہود ہے!)

۳۷۷۔ مقصود کو پانے کے لئے صبر کرنا ضروری ہے، صبر کے اندر خوف وامید کی حالت چھپی ہوتی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ سارے کام کسی اور جگہ سے ہدایت

پاتے ہیں اور خود انسان کسی کام کا نہیں ہوتا، اور صبر کا قوام یہ ہے کہ انسان کسی کام کے حاصل ہونے کا خواہاں ہو لیکن وہ کسی دوسرے وقت میں حاصل ہو۔

۳۷۸۔ جب انسان کی روح دوسرے عالم میں چلی جاتی ہے تب آدمی کو احساس ہوتا ہے کہ دنیا میں اس قدر تکلّفات وتشریفات کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

۳۷۹۔ حضرت امیر المومنین قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ: "وَاللّٰهِ لَابْنُ أَبِي طَالِبٍ آنَسُ بِالْمَوْتِ مِنَ الطِّفْلِ بِثَدْيِ أُمِّهِ" (خدا کی قسم ابن ابوطالب کو اُس سے زیادہ موت سے اُنس ہے جتنا اُنس بچے کو اپنی ماں کے دودھ سے ہوتا ہے) یہ اس لئے نہیں کہ آپ نقص سے کمال کی منزل پہ پہنچ جائیں بلکہ جو کچھ وہاں ہے اس کے شوق کی خاطر آپ نے یہ ارشاد فرمایا اور جو کچھ وہاں ہے وہ بغیر موت کے حاصل نہیں ہونے والا ہے۔

۳۸۰۔ ہمیں اعتقادات واعمال میں خواہ ہمارا شخصی عمل ہو یا نوعی واجتماعی عمل نیز اپنی عبادتوں میں، رضائے خدا کو حاصل کرنے میں ایک لحہ غفلت اور بے توجّہی نہیں برتنا چاہئے کہ اگر ہم نے غفلت برتی تو سمجھو اُسی وقت ہم خسارے اور گھاٹے میں چلے گئے۔

۳۸۱۔ **سوال:** ہمیں رزق وروزی کا زیادہ ہمّ وغم رہتا ہے۔

جواب: خدا تعالیٰ نے جس طریقے سے، معاد، قیامت اور جنت وجہنم کو بیان کیا ہے اسی طریقے سے فرماتا ہے کہ: "رزق وروزی سارے بندوں کو میں دیتا ہوں"۔

https://downloadshiabooks.com/

۳۸۲۔ ایک بچہ جتنا اپنی ماں پر اطمینان رکھتا ہے اگر ہم خدا پہ اطمینان رکھیں اور ہمیں یقین ہو جائے کہ اُس سے جو کچھ مانگیں گے عطا کرے گا تو پھر ہمیں کسی مشکل سے دوچار نہ ہونا پڑے اور ہمارے سارے کام درست ہو جائیں۔

۳۸۳۔ جو کوئی ادراک کرنے والی روح کی طرف توجہ کرے تو اسے نظر آئے گا کہ وہ یہاں کی جنس سے نہیں ہے بلکہ کسی کام کی انجام دہی اور کسی امر کی حصولیابی کے لئے وہ چند روز کے لئے یہاں آئی ہے اور پھر واپس چلی جائے گی، روحِ مُدرِک خود تو ثابت واستوار ہے لیکن بدن کو متحرک بنائے رکھتی ہے: "مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ" جس نے خود کو پہچان لیا اس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا۔

۳۸۴۔ اگر ہم اس بات کو سمجھ لیں کہ سب کچھ خدا ہے تو یہ اقبال و سعادتمندی ہے، اور پھر ہم جو کچھ اُس سے مانگیں گے وہ ہو کے رہے گا، اور خدا بندے سے خطاب کرتے ہوئے کہے گا: "اِلٰی الْمَلِکِ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ" میرے بندے کی طرف جو کہ بادشاہ زندہ اور قائم واستوار ہے۔ کیونکہ بندہ جب اُدھر رُخ کرتا ہے تو اَزَل اور اَبَد کو باہم ملا دیتا ہے اور جب اِدھر منہ کرتا ہے تو اپنے پیر کا تلوا بھی نہیں دیکھ پاتا ہے۔

۳۸۵۔ ہم جب اس طرح کی کرامتیں اہل افراد سے دیکھتے ہیں تو خود سے کہتے ہیں کہ کاش ہم بھی انجام دینے کی قدرت رکھتے ہوتے، حالانکہ اس طرح کی کرامتیں کہاں، اور معرفت وخدا شناسی کا امکان کہاں جو کہ خدا نے ہمیں عطا کر رکھا ہے۔

چھٹی فصل

کچھ اشارے عظمتِ قرآن کے تعلق سے

۳۸۶۔ اگر کوئی ایسی کتاب ہوتی جو چیزوں کا عکس ہمیں دکھاتی تو وہ کتاب یہی قرآن ہے جو جنت اور جہنم کا عکس دکھاتی ہے۔

۳۸۷۔ خدا جانتا ہے کہ قرآن، صاحبان ایمان کے لئے (مخصوصاً اگر وہ اہل علم ہوں) کیا کیا معجزے اور کرامتیں لئے ہوئے ہے اور وہ کن کن چیزوں کا قرآن سے مشاہدہ کر سکتے ہیں۔

۳۸۸۔ اگر ہم قرآن کو اس کی واقعی صورت میں دیکھ لیں تو اُس وقت پتہ چلے گا کہ ہم ہاتھ اور لیموں میں تمیز کر پاتے ہیں یا نہیں۔

۳۸۹۔ قرآن کا نظام العمل انسان سازی کا وہ آخری نظام العمل ہے جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے لیکن ہم اس کی قدردانی نہیں کرتے ہیں۔

۳۹۰۔ اگر ہم قرآن پہ عمل کرتے ہوتے تو دوسروں کو اسلام وقرآن کی طرف جذب کر سکتے تھے، کیونکہ قرآن سارے اولوالعزم پیغمبروںؑ کے کمالات کا جامع ہے۔

۳۹۱۔ اگر ہم قرآن پہ صحیح صحیح عمل کرتے تو اپنے عمل سے دوسروں کو جذب کر لیتے، کیونکہ (معدودے چند افراد کے سوا) زیادہ تر لوگ نور کے طالب ہوتے ہیں۔

https://downloadshiabooks.com/

۳۹۲۔ قرآن، انسان کو کمالِ انسانی کی آخری حد پہ پہنچا دیتا ہے، ہم قرآن اور اس کے ہم پلّہ اہلبیت علیہم السلام کے قدرداں نہیں ہیں۔

۳۹۳۔ مسلسل قرآن پہ نظر کرنا دردِ چشم کی دوا ہے۔

۳۹۴۔ اگر ہم قرآن سے استفادہ نہیں کرتے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارا یقین کمزور ہے۔

۳۹۵۔ خدا جانتا ہے کہ قرآن کا حفظ کرنا اِس رحمتِ الٰہی کے معدن ومنبع سے استفادہ کرنے میں کتنا عمل دخل رکھتا ہے... ہم قرآن سے کما حقہ استفادہ نہیں کرتے ہیں۔

۳۹۶۔ یہ آیت کریمہ: "وَلَوْ اَنَّ قُرْآناً سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى" (سورۂ رعد، آیۂ ۳۱) (اگر کوئی ایسا قرآن ہوتا جس کے ذریعہ پہاڑوں کو چلایا جاتا یا زمین کو طے یا شگافتہ کیا جاتا یا مُردوں سے بات کی جاتی...) قرآن کیا کہہ رہا ہے؟! کیا آیۂ کریمہ میں ذکر شدہ باتیں محال اور واقع نہ ہونے والی باتوں کا فرض ہے یا پھر قرآن کہنا چاہتا ہے کہ اہل افراد اسی قرآن سے یہ سارے کام انجام دے سکتے ہیں؟!

۳۹۷۔ قرآن سے وہی زیادہ آشنائی رکھتا ہے جو اُس میں زیادہ تدبُّر اور غور وفکر کرتا ہے، احادیث بھی مجموعاً قرآن ہی کے مثل ہیں۔

۳۹۸۔ اگر ہم سچ کہتے ہیں کہ قرآن اسلحہ ہے تو پھر کسی اور اسلحے کی کیا احتیاج؟!

۳۹۹۔ کیا ہم کچھ جانتے ہیں کہ قرآن، دیگر مکتوبات جیسا نہیں ہے، قرآن گویا عالم نور کی ربّانی مخلوق ہے اور ایسی روحانی شئے ہے جس نے عالمِ اَجسام و اَعراض میں ظہور کیا ہے۔

۴۰۰۔ یہ بات ہمیں بطور یقین سمجھ لینا چاہئے کہ قرآن میں نگاہ کرنا دوسری کتابوں میں نگاہ کرنے کے برابر نہیں ہے۔

۴۰۱۔ کسی قوم وملت کو ایسا قرآن عطا نہیں کیا گیا ہے جو کہ اتنے سارے خواص وآثار رکھتا ہو، اتنی بڑی نعمت ہمیں دی گئی ہے لیکن جیسے ہمیں کچھ دیا ہی نہ گیا ہو اور جیسے یہ کتاب انسان کی تکمیل کرنے والی ہی نہ ہو۔

۴۰۲۔ قرآن سے توسّل، اس کا حمل وفہم اور قرأت وتلاوت، عام [illegible] کی نجات کے لئے سود مند ہے چہ جائیکہ خاص افراد کے لئے۔

۴۰۳۔ تعجب کا مقام ہے کہ شخصیتوں اور ان کی باتوں کو اہمیت دی جاتی ہے اور ان کی تقریروں کو ریکارڈ کیا جاتا ہے لیکن قرآن جو ہمارے ہاتھوں میں ہے ہمارے نزدیک اس طرح کی اہمیت نہیں رکھتا ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ قرآن کے سلسلے میں ہم مقصِّر ہیں۔

۴۰۴۔ جو شخص اس بات کی جستجو کرے کہ قرآن [illegible] چیز کا بیان کرنے والا ہے) تو اسے عجائب وغرائب دیکھنے کو ملیں گے۔

۴۰۵۔ قرآن ایک ایسی کتاب ہے جو [illegible] طرح کے ہیں: ایک تو وہ پیغمبر ہیں جو خدا کی جانب سے [illegible]

https://downloadshiabooks.com/

ہیں۔ دوسرے وہ کمالی پیغمبر ہیں جو قرآن کے احکام وقوانین پر ایمان وعمل آوری کے نتیجے میں پیغمبروں کے کمالات پر فائز ہوتے ہیں، چنانچہ یہی قرآن کمالی پیغمبروں کی تربیت بھی کرتا ہے اور پیغمبر ساز بھی ہے۔

۴۰۶۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم قرآن کی تعلیم دینے، تعلیم حاصل کرنے، تلاوت کرنے اور اس پر عمل کرنے کی سعی وکوشش کریں، لیکن ہم شبہائے قدر میں قرآن سر پہ رکھتے ہیں اور منزلِ عمل میں پردے، غیبت اور جھوٹ بولنے والی آیتوں، اور ''وَيۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِيۡنَ'' (سورۂ المطففین، آیہ ۱) ''وائے ہو ناپ تول میں کمی کر کے بیچنے والے کم فرشوں پر''، ''فَلَا تَقُلۡ لَّهُمَآ اُفٍّ'' (سورۂ اسراء، آیہ ۲۳) ''ماں باپ کو اُف تک نہ کہو'' نیز ''وَلَا تَمۡشِ فِى الۡاَرۡضِ مَرَحًا'' (سورۂ لقمان، آیہ ۱۸) ''غرور وتکبر کے ساتھ روئے زمین پر نہ چلو'' جیسی آیتوں کو روندتے ہوئے گذر جاتے ہیں۔

ساتویں فصل

عبادی دستورات

۴۰۷۔ خاص جگہوں اور وقتوں کے سلسلے میں وارد شدہ دعائیں ایسی بھی مخصوص نہیں ہیں کہ انہیں دوسری جگہ دوسرے وقت میں نہ پڑھا جاسکے، بلکہ اس طرح کی دعائیں بار بار پڑھی جائیں تو بہتر اور مطلوب ہے۔

۴۰۸۔ دعا کے لئے چند باتیں لازم ہیں:

(۱) اللہ تبارک وتعالیٰ کی مدح وثنا اور تعظیم وتمجید کرنا۔

(۲) گناہوں کا اقرار اور ندامت کا اظہار کرنا جو کہ بمنزلہ توبہ، یا لازمہ توبہ ہے۔

(۳) محمد آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجنا، جو کہ واسطہ فیض ہیں۔

(۴) گریہ وبکاء کرنا کہ اگر یہ ممکن نہ ہوسکے تو رونے جیسی صورت بنانا (جسے تباکی کہتے ہیں) چاہے گریہ و بکاء بہت مختصر ہی کیوں نہ ہو۔

(۵) ان مذکورہ باتوں کے بعد اپنی حاجت طلب کرنا کہ ایسی صورت میں حاجت کا پورا ہونا یقینی ہوتا ہے، البتہ اگر یہ چیزیں سجدے میں انجام پائیں تو زیادہ مناسب ہے۔

۴۰۹۔ آنکھوں کی سلامتی کے لئے نمازوں کے بعد آیت الکرسی پڑھے

https://downloadshiabooks.com/

اس کے بعد ہاتھوں کو دونوں آنکھوں پر رکھے اور یہ دعا پڑھے: "اَللّٰھُمَّ احْفَظْ حَدَقَتَیَّ بِحَقِّ حَدَقَتِیْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ" (یعنی خدایا! حضرت علی ابن ابی طالب امیر المومنین علیہ السلام کی دونوں آنکھوں کا واسطہ میری دونوں آنکھوں کی حفاظت فرما)۔

۴۱۰۔ بیمار کی شفا کے لئے، آب زمزم اور امام حسینؑ کی خاکِ شفا کا کئی بار استعمال کریں زیادہ سے زیادہ افراد کو کئی کئی بار صدقہ دیں اگر چہ اس کی مقدار کم ہی کیوں نہ ہو، اور سورۂ الحمد کو ایک مرتبہ سے لے کر سو مرتبہ تک متعدد افراد پڑھیں، کہ اس کی بڑی تاثیر ہے، اس کے علاوہ دوستوں سے بھی کہیں کہ وہ مریض کی شفایابی کے لئے دعا کریں۔

۴۱۱۔ محفوظ رہنے کے لئے ہر صبح و شام تین مرتبہ پڑھے: "اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ فِیْ دِرْعِکَ الْحَصِیْنَةِ الَّتِیْ تَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ تُرِیْدُ" (خدایا مجھے اپنی اُس محفوظ رکھنے والی مضبوط زرہ میں قرار دے کہ تو اُس میں اُسی کو قرار دیتا ہے جسے قرار دینا چاہتا ہے)۔

۴۱۲۔ کسی بھی گم شدہ یا دُزدی شدہ چیز کو پانے کے لئے (اگر چہ انسان ہی کیوں نہ ہو) اس ذکر کو بہت پڑھیں... "اَصْبَحْتُ فِیْ اَمَانِ اللّٰهِ اَمْسَیْتُ فِیْ جِوَارِ اللّٰهِ" (میں نے صبح کی اللہ کی امان میں اور شام میں داخل ہوا اللہ کی پناہ میں)۔

۴۱۳۔ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی روزی زیادہ ہو تو وہ اوّل و آخر ایک مرتبہ صلوات پڑھے اور یہ ذکر کہے: "اَللّٰھُمَّ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ

وَبِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ" (خدا تو مجھے اپنے حلال کے ذریعہ اپنے حرام سے اور اپنے فضل و کرم کے ذریعہ اپنے غیر سے بے نیاز کر دے)۔

۴۱۴۔ سوال: ریاکاری (دکھاوا) سے بچنے کے لئے کیا کرنا چاہئے؟

جواب: پورے عقیدے کے ساتھ حوقلہ یعنی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ زیادہ سے زیادہ پڑھے۔

۴۱۵۔ سوال: ہم غصے کے علاج کے لئے کیا کریں؟

جواب: پورے عقیدے کے ساتھ زیادہ سے زیادہ صلوات پڑھے: (اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ)

۴۱۶۔ سوال: غرور کے علاج کے لئے آپ کس ذکر کی تجویز فرمائیں گے؟

جواب: "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ" زیادہ پڑھنا غرور کا علاج ہے۔

۴۱۷۔ سوال: میں وسوسے میں [illegible] اس کے برطرف ہونے کے لئے میری رہنمائی فرمایئے۔

جواب: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" [illegible]

۴۱۸۔ اوراد و اذکار وغیرہ [illegible] سعی و کوشش اور لحاظ کرے کہ کون سا عمل [illegible] ہے پس اُسی کو اختیار کرے۔

۴۱۹۔ سختیوں اور پریشانیوں میں [illegible]

https://downloadshiabooks.com/

پہنچا ہے یہ ہے: "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِـاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ"۔

۴۲۰۔ بلا اور شر کو دفع کرنے کے لئے یہ دعا بھی مفید ہے:

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَاَمْسِكْ عَنِّي السُّوْءَ" (خدایا! محمدؐ اور ان کی آلؑ پر درود نازل کر اور بدی کو ہم سے دور رکھ۔)

۴۲۱۔ **سوال:** سارے کاموں اور عبادتوں میں ہم کیا کریں کہ اِخلاص کو فراموش نہ کریں؟!

جواب: بسمہ تعالیٰ: عبادتوں اور سارے کاموں میں اختیاری طور پر خدا اور اس کی یاد کے سوا کسی اور چیز کو راہ نہ دیں کہ یہی سعادت وخوش بختی کا واحد راستہ ہے۔

۴۲۲۔ **سوال:** ذہن وفکر کو ایک نقطے پر مرکوز رکھنے کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

جواب: وہ اذکار زیادہ پڑھئے جو ذہن وفکر کو متمرکز رکھنے کے سلسلے میں مؤثر ہیں، جیسے "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ"۔

۴۲۳۔ **سوال:** زوجہ اور شوہر کے درمیان بڑا اختلاف ہے انھیں کیا کرنا چاہئے؟!

جواب: ان میں سے جو بھی اختلاف کو دور کرنا چاہتا ہے وہ یا کوئی دوسرا شخص، الگ الگ متعدد افراد کو، متعدد مرتبہ صدقہ دے اور باہمی اختلاف کی اصلاح کے لئے زیادہ سے زیادہ دعا بھی کریں۔

https://downloadshiabooks.com/

Lazzate Mulaqat

ادارۂ **مؤمل** ایک ایسا ادارہ ہے جس کا مقصد عصری، عالمی انسانی رجحان اور مادری زبان کی طرف عدم توجہی کے سبب مذہبی ذخیروں سے دوری کے پیش نظر کثیر الاستعمال زبانوں میں مختصر جامع تصنیفات و تراجم قوم کو فراہم کرنا ہے تا کہ غیبت امام عصر ارواحنالہ الفداء میں دین سے زیادہ سے زیادہ باخبری پیدا ہو سکے۔ یہ ادارۂ اہل بیت علیہم السلام سے منسوب تمام اسلامی علوم کے نشر کرنے کی پوری صلاحیت رکھتا ہے نیز ادارہ نے اس سلسلہ میں معروف اہل قلم اور دانشمند حضرات سے رابطہ قائم کر رکھا ہے آخر میں بارگاہ خدا میں یہی دعا ہے کہ ہمیں اپنی رضایت حاصل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

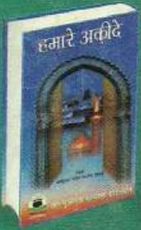

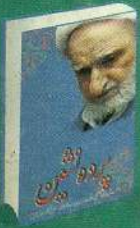

مؤسسة المؤمل الثقافية
AL-MU'AMMAL CULTURAL FOUNDATION

AL-MU'AMMAL CULTURAL FOUNDATION
546/203, Near Era's Medical College
Sarfarazganj, Lucknow-226003
Phone: 0522-2405646
E-mail : muammal@india.com

https://downloadshiabooks.com/